



ہمارے ساتھ شامل ہونے اور  
پیروی کرنے کے لئے اسکین کریں  
(وائس ایپ چینل)



حضرت صدیق ابوبکر  
(رضی اللہ عنہ)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک عظیم  
شخصیت کے مالک تھے۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ  
وسلم کی دنیا س رخصتی کے باد پہلے خلیفہ بنائے گئے  
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سب سے افضل  
صحابی تھے۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت  
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنا رازدار اور ساتھی بنایا



اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ محبت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کرتے تھے۔

### *Hazrat Abubakr siddique R.A ka Naam O Nasab*

اپکا نام عبداللہ بن ابی قحافہ بن عامر بن عمر تھا۔ آپکا نسب چھٹی (6تھ) پیڑھی (جنریشن) م اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب سے ملتا تھا۔

**آپکے والدین :** انکے ولید کا نام عثما تھا اور کنیات ابو قحافہ تھی انکی والدہ کا نام سلمی بنت سخر اور کنیات عمول خیر تھی۔

**ولادت (برتھ) :** آمول فیل (ہتھیوں کے سال) کے تیسرے سال آپکی مکہ میں پیدائش ہوئی۔ آپ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب 2.5 سال چھوٹے تھے۔

**کنیت:** آپ کی کنیت ابو بکر تھی بکر سے مراد اونٹ کا جوان بچہ ہے۔ آپ کو یہ نام نوجوان اونٹوں کے ساتھ اپنی طویل وابستگی کی وجہ سے ملا ہے۔

**کنیات –** اپنے پہلے بچے کے نام سے خود کو نسب کرنا یا جسکے ساتھ انسان زیادہ رہتا تھا اس پر اپنا نام رکھتا تھا)

• □□□□ 4: □□□□□

1. **عتیق :** انکا نسب بہوت صاف ستھرا اور آلا تھا  
اسلئے انکا لقب اتیک پڑا

2. **صدیقی :** حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ  
نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سچھائی کو  
منا اور آپکی ہر باط کو سچ کہا اسلئے اللہ کے نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیقی  
رضی اللہ عنہ کو ی لقب دیا۔ 3.

3. **اس- صاحب :** سورہ توبہ : 40 م اللہ ت'علا نے  
آپکو صاحب (ساتھی) کے نام س بلایا۔ 4.

4. **خلیفہ رسول :** اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ  
وسلم کے باد اپنے حکومت سنبھالی اسلئے آپکو  
خلیفہ رسول کہا جاتا ہائی۔

**. آپکا حلیہ (سورت)**

آپ گورے اور بہت خوبصورت تھے، آپ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ملتے جلتے تھے اور آپ کا  
جسم بہت اچھی ساخت کا تھا، نہ تو بہت موٹا تھا اور  
نہ ہی بہت پتلا تھا۔

**. آپ کی بیوی اور بچے**



آپ کی چار بیویاں اور چھ بیٹے، تین بیٹیاں اور تین بیٹیاں  
تھیں۔

قتیلہ بنت عبد العزا (1)

انس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دو اولادیں  
ہوئیں

1. عبد اللہ

2. عاصمہ

ام رومان بنت عامر

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دو بیٹے تھے۔

i. Hazrat Ayesha رضی اللہ عنہا

عبد الرحمن دوم

3. اسماء بنت عمیس

1 بیٹا ہوا محمد

4. حبیبہ بنت خرجہ

inse ek beti huiume kulsum



. حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ کا کردار وہی تھا جو  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جاہلیت کے  
زمانے میں فرمایا تھا۔ آپ کی خوبیاں۔

## i) Milansaar

(ج) تعلقات

(ئی) غریبوں کے مددگار

(ایو) بیواؤں اور مسکین کے مددگار

وہ لوگ جو ظالم کے خلاف کھڑے ہوتے ہیں (۵)

(وی) مظلوم کی مدد کرنے والے

(وی) قریش کے سردار

(وی) اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بہترین مشورے  
دینے والے۔

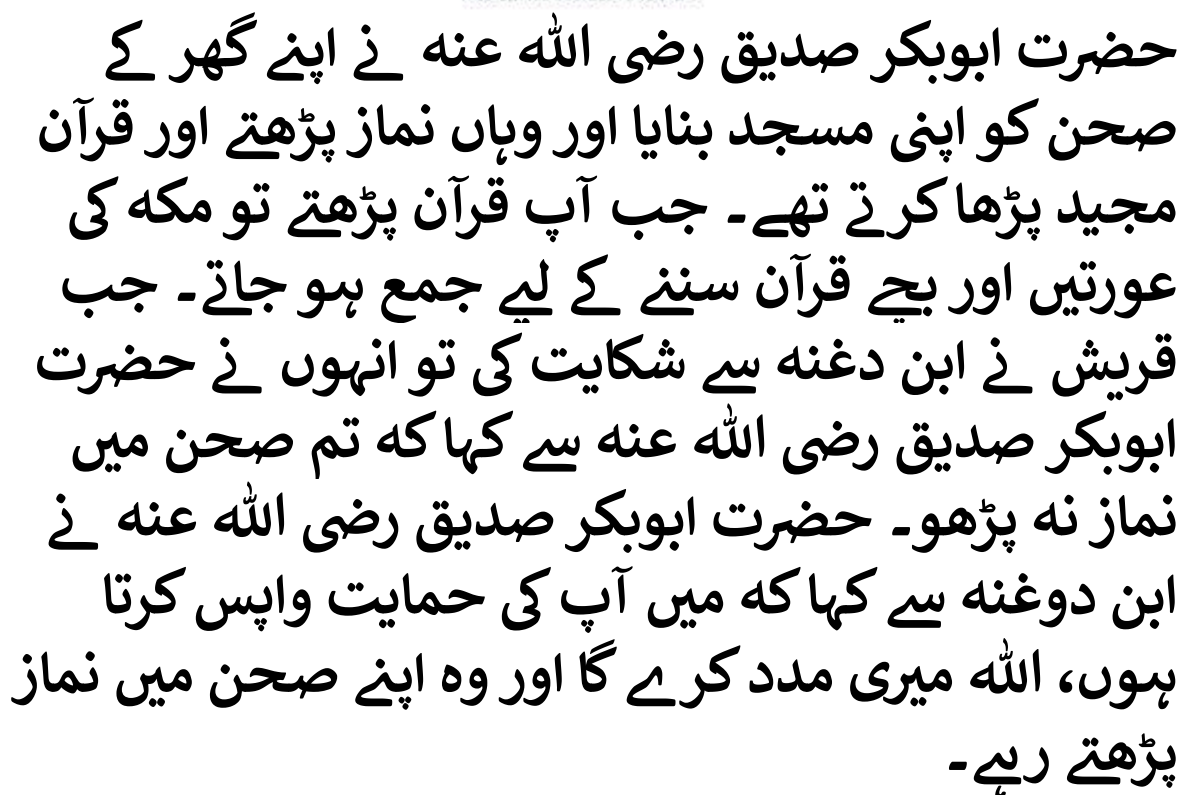
9) کبھی شراب نہ پییں۔

ژ) اللہ کے سوا کیسی اور کا سجدہ نا کیا۔


تاجر (کاروباری آدمی) (reen) بہٹ (xi)

. حضرت ابوبکر صدیق (ر.آ) کی شخصیت

جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کا ایمان قبول کر لیا اور لوگوں نے انہیں ہراساں کرنا شروع کر دیا تو انہوں نے مکہ چھوڑنا شروع کر دیا۔ راستے میں میری ملاقات ایک شخص ابن دوغنه (کافر) سے ہوئی اور اس سے پوچھا کہ وہ کہاں جا رہا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اہل مکہ مجھے تکلیف دیتے ہیں اس لیے میں مکہ چھوڑ رہا ہوں۔ اس شخص نے کہا کہ تم مکہ نہ چھوڑو، تم ایک عظیم انسان ہو، غریبوں کے مددگار ہو۔ اس شخص نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مدد کی اور انہیں واپس مکہ لے آیا اور قریش سے کہا کہ میں نے انہیں عزر دیا ہے، انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچائے۔ قریش نے ابن دوغنه سے کہا کہ ان سے کہو کہ وہ اپنے گھر میں جو عبادت کرنا چاہتے ہیں کریں، باہر کچھ نہ کریں، ہم انہیں پریشان نہیں کریں گے۔



(صحیح بخاری: 2178)

• 

## سب سے پہلے مسلمان ہونے والے 1.

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جو سب سے پہلے ایمان لائے اور اللہ کے نبی کی تصدیق کی۔

## 2. توحيد

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد آپ کو بٹ  
کی عبادت کے لیے لے گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ

،عنه نے بت سے کہا کہ یہ کھانا رکھا ہوا ہے، کھاؤ دکھا دو، وہ نہ کھا سکا۔ پھر اس نے کہا کہ یہ وہ کپڑے ہیں جو اس نے پہنے تھے اور وہ نہیں کر سکا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پتھر پھینک کر بٹ گرا دیا اور اپنے والد سے کہا کہ وہ اپنا دفاع نہیں کر سکتا، ہم اسے کیسے بچائے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کبھی کسی اور کو سجدہ نہیں کیا۔

### اسلام کے سب سے پہلے دا'ی 3.

کچھ صحابہ نئے مسلمان ہوئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ضد کیا کی ہم خول کر دعوت دینیج اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منا کیا لیکن و نا مانے اور حرم م جا کر توحید کی دعوت دینے لائے۔ کفر-ی-مکا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مارنے لائے۔ اتنا مارا کی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا پورا چہرہ سوچ گیا اور وہ بہوش ہو گئے۔ انکے رشتیدار انکو لی کر غر؟ آئے۔ ہوش آنے پر انکی والدہ نے پوچھا ابوبکر کیسے ہو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بولے میری چھوڑو ی بتاؤ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیسے ہیں؟ اور کہا جب تک اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر نہی ایگی نا یک لقمہ خانہ کھاونگا اور نا یک قطرہ پانی



پیونگا جب والدہ خبر لائیں کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم خیریت س ہیں تو انہوں نے کہا کی مجھے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لی چلو بدی مشکلوں کے ساتھ انکو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچایا گیا اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو خوب دعائے دین۔

4. حجرات کے سفر اور گھارم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دوسرے صحابہ کے ساتھ ہجرت کرنے کی اجازت نہیں دی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا آپ کا ساتھ ملے گا؟ تو نے تم سے کہا: ہاں تم میرے ساتھ رہو گے۔

آپ اپنی جگہ 17 نامجین کی تعلیم دینے جا رہے ہیں جو 5. آپ کی جگہ پر اللہ تعالیٰ کے دربار میں پڑھائیں گے۔ جب اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم شدید بیمار ہو گئے اور آپ م طاقت نا بچی کی مسجد جا کر نماز پڑھا سکیں تو اپنے اپنی جگہ حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ کو نماز کی امامت کرنے کے لیے چنا۔



اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے باد اسلام کے پہلے 6. خلیفہ

ثقیفہ بانی سعیدہ م صحابہ ا کرم نے انکے ہاتھ پر بیٹ کی اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے باد انکو اپنا خلیفہ چنا۔

. □□□□ □□□ □□□□ □□□□□□ □□□□  
□□□ □□□□□ □□□□□ □□ □□□

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا س رخصت ہو جانے کے باد صحابہ-ی-کرم ثقیفہ بانی سائدہ کے مقام پر بیٹھ گئے۔ سبکو فکر تھی کی ہمارا ذمیدار کاؤں ہوگا حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا تو دونو ثقیفہ بانی سائدہ پہنچے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے صحابہ-ی-کرم س کہا کی جنسے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دین م ہمارى امامت کے لیے راضی تھے کیا ہم انہی اپنی دنیا کا امام نہی بنا سکتے!! حضرت عمر نے حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بائ'ات کی اور سارے صحابہ-ی-کرم نے انکے ہاتھ پر بائ'ات لی اور حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیفہ بنایا۔

. □□□□□□ □□□□ □□□ □□ □□□□□□  
□□□□ □□ □□□ □□□□ □□□ □□□□□□

حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ جب خلیفہ بین تو انہوں نے یک خطبہ دیا جسے اپنے ارشاد فرمایا : میں تم پر امیر بنایا گیا ہوں، جبکہ میں تم سب سے بہتر نہیں ہوں۔ اگر میں اچھے کام کاروں تو میری مدد کرنا، اور اگر غلط کاروں تو مجھے سدھارنا۔ سنو سچھائی یک امانت ہائی، اور جھوٹھ خیانت ہائی۔ تو میں جو سب سے کمزور ہائی و میرے نزدیک سب سے بڑا ہائی اور جب تک کہ میں یوس اسکا حق نا دلاؤں خاموش نہی بیتھونگا اور تو میں جو سب سے زیادہ طاقتور ہائی و میری نظر میں سب سے کمزور ہائی جب تک اسے حق لیکر کمزوروں تک نا پہنچاؤں۔ اے لوگوں سنو جب کوئی قوم جہاد کو چھوڑ دیتی ہائی اللہ یوس رسوا کر دیتا ہائی (جہاد : حق کے قیام کی کوشش) اور جب کوئی قوم فحاشی (بہیائی) کو عام کرتی ہائی اس پر اللہ کا عذاب آتا ہائی۔ جب تک میں اللہ اور اس کے رسول کی ایٹاات کاروں میں میری ایٹاات کرنا اور جب میں اللہ اور اس کے رسول کی ایٹاات چھوڑاؤں میں میری ایٹاات کرنا چھوڑ دینا

. خلافت کے دوران حضرت ابوبکر صدیقہ رضی اللہ عنہ کا کام

آپ 2 سال اور 3 ماہ تک اپوزیشن میں رہے جس میں آپ نے کچھ اہم کام کیا۔

## حضرت اسامہ بن زید کے لشکر کو ملکہ شام کی طرف 1) بھیجنا

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات م آخری سریہ حضرت اسامہ بن زید کی قیادت م رومیوں کی طرف بھیجا گیا تھا لیکن اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا س رخصت ہو جانے کی وجہ س ایسے روک دیا گیا۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے باد اسلام کے دشمنوں نے سازشیں کرنی شروع کر دیں اسلئے حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ نے اس لشکر کو رومیوں کی طرف بھیجا تاکی ان پر راوب ڈالا جا سکے اور مسلمانوں کی طاقت دکھائی جا سکے۔ لشکر کی روانگی کے وقت حضرت اسامہ بن زید انٹ پر بیٹھے تھے اور حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ اس انٹ کی نکیل پکڑ کر چل رہے تھے حضرت اسامہ نے کہا آپ خلیفہ ہیں آپ ایسا مت کیجئے تو انہوں نے کہا کی مین چاہتا ہن کی اللہ کی راہ م جہاد م میرے پیروں م بھی کچھ ڈھول لگ جائے۔ ثم امیر ہو اور تمہارا مقم اونچا ہائی۔ صحابہ-ی-کرم نے حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ کو اس لشکر کو بھیجنے س روکا کی حالات بدل چکے ہیں لیکن حضرت ابوبکر صدیقی

رضی اللہ عنہ نے اس لشکر کو بھیجا اور کہا کی اگر درندے میرے جسم کو پہاڑ ڈالیں تب بھی میں اس لشکر کو نہی روکونگا کیونکہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے بھیجا تھا۔ حضرت اسامہ کا لشکر لی کر نکلے س ساری دشمنو کی طاقت کمزور پڑنے لگیں اور اس جنگ م مسلمانوں کو فاتح ملی

## قرآن کو جمعہ کرنا (2)

جنگو کے دور م حفاظ (حافظ-ی-قرآن) شہید کیے جا رہے تھے۔ حضرت عثما نے حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ س کہا کی حفاظ شہید ہو رہے ہیں کاہن ایسا نا ہو کی قرآن زایا ہو جائے کیون نا آپ ایسے جمعہ کروا کے یک شکل دے ڈین۔ حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ نے کہا کی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہی کیا تو میں کیسے کر سکتا ہن لیکن حضرت عمر کے بار بار اسرار کرنے پر حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن سبیت کو حکم دیا کی قرآن کو جمعہ کیجئے۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کو ترتیب اپنی حیات م دے دی تھی لیکن یوس الغ الغ جگہوں س جمعہ کروا کر یک کتاب کی شکل حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ کے وقت م دی گائی

### مرتد (دین سے پھر جانے والے) ہونے والوں سے کتال (3)

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے جانے کے بعد کچھ قبیلوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں سمجھایا اور نا ماننے پر کہا کہ جو زکوٰۃ دینے سے انکار کرے وہ مرتد ہائی اسے کتال کا حکم ہائی، جیسے نماز کا انکار کرنے والا کافر ویسے ہی زکوٰۃ کا انکار کرنے والا بھی کافر ہائی۔ مرتدوں سے کتال کر کے انہیں دین سے واپس لائے۔

. □□□□ □□□ □□□□ □□□□□□ □□□□  
□□□

22 جماد الاول 13 ہجری م 63 سال کی عمر م حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا انتقال مدینہ م ہوا۔ بیماری کی حالت م اگلے خلیفہ بنائے جانے کے لیے اپنے خط لکھا،

بسم اللہ

ی و خط ہائی جو میں ابوبکر صدیق نے دنیا سے جانے پر اور آخرت م آنے پر لکھ رہا ہن۔ ی و وقت ہائی جب کافر بھی ایمان لانا چاہتا ہائی، گنہگار بھی مومن ہونا چاہتا



ہائی اور جھوٹا بھی سچا بنا چاہتا ہائی۔ میں اپنے باد  
عمر بن خطاب کو امیر بنا رہا ہن انکی ایٹا'ت کرنا۔ میں  
اپنے علم کے مطابق ی فیصلہ کیا ہائی باقی اللہ بہتر جانے  
والا ہائی۔ حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ نے حضرت  
عثما رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔

. □□□□ □□□ □□□□ □□□□□□ □□□□  
□□□

حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ کپڑے کی تجارت  
کرتے تھے لیکن خلیفہ بین کے باد انہونے تجارت کرنا  
چھوڑ دیا اور غر کا خرچ چلانے کے لیے بیٹول مال س زکوٰۃ  
لیٹے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ نے انتقال  
کے وقت غر والوں س کہا کی میرے مال م جو بھی چیز  
زیادہ ہو یوس بیٹول مال م جمعہ کروا دینا۔ اپنے یک  
غلام، یک انٹی، یک پیالہ، کچھ چادریں اپنے ترقی م  
چھوڑیں۔ حضرت عمر انکا چھوڑا ہوا مال دیکھ کر رونے  
لاگے کی وقت کے خلیفہ کے پاس اتنا کم مال تھا اور فرمایا  
"آپنے ہمارے لیے دنیا ٹانگ کر دی"

. □□□□□-ی-□□□□ □□□ □□□, □□□





- [illegible]

صحابی-ی-رسول نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا آپ کے نزدیک سب سے محبوب کاؤں ہائی تو آپ نے فرمایا عیسا۔ پوچھا گیا مردوں م؟ تو آپ نے فرمایا ابوبکر اور انکے بعد عمر۔





2. اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ س سب سے زیادہ محبت کرتے تھے۔

ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ نے اپنے احمد کو گھٹنے کے پاس اٹھایا اور آپ کو تیزی سے آتے ہوئے دیکھا اور صحابہ کرام سے کہا کہ یہ آپ کا صحابی ہے جو مصیبت میں ہے۔ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ کیا ہوا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اور عمر کے درمیان کچھ ہوا ہے، میں نے ان سے کچھ غلط کہا تو وہ مجھ سے ناراض ہو گئے۔ اب میں ان سے معافی مانگ رہا ہوں، اس لیے وہ معاف نہیں کر رہے، اگر میں اس حالت میں مر جاؤں تو کیا ہوگا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا: اے ابوبکر، اللہ تمہیں معاف کر دے۔ جب حضرت عمر کو بھی اپنی غلطی کا احساس ہوا تو وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر گئے لیکن وہ گھر پر موجود نہیں تھے۔ حضرت عمر سمجھ گئے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے ہوں گے۔ جب حضرت عمر رضی

اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مجلس میں تشریف لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ناراضگی کا اظہار کیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ سنو عمر، اللہ نے مجھے نبی بنا کر بھیجا اور جب میں نے اپنی رسالت کا اعلان کیا تو تم سب نے مجھے جھوٹا کہا۔ اس وقت صرف ابوبکر ہی مجھے سچا کہتے تھے، اپنے مال، اپنی جان اور ہر طرح سے میری مدد کرتے تھے۔ کیا آپ میرے ساتھی کو چھوڑ دیں گے؟ کیا آپ اسے غصہ دلائیں گے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے معافی مانگی اور کہا کہ اب میں ابوبکر سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔

(صحیح بخاری: 3461)

حجرات اور گھار کے سفر کے ساتھی 3.



اللہ ت'علا نے حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ کو  
اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حجرات کا ساتھی  
بنایا۔ حجرات کے دوران حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ  
عنہ کبھی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے چلتے  
کبھی پچھے، کبھی دائیں کبھی بائیں ٹاکی آپ پر کوئی  
کھترانا آئے۔

### (سورة التوبه آیت 40)

ان دو لوگوں کو یاد کرو جو گھارم تھے۔ اللہ کے نبی "  
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیقی صدیقی  
رضی اللہ عنہ صدیقی س کہا کی ہمارے ساتھ اللہ ہائی

4. اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا میں ابوبکر کا  
احسان نا اتار سکا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد: ابوبکر کے سوا  
کسی پر احسان نہیں جس کی ادائیگی میں نے نہ کی ہو۔  
کیونکہ وہ ہم پر احسان کرتے ہیں جس کا بدلہ اللہ  
انہیں دے گا۔ سنو لوگو، اگر میں نے اپنی امت میں کسی



کو اپنا خلیل بنا لیا ہوتا تو وہ ابوبکر ہوتا، لیکن وہ میرا دوست خلیل ہے اور اللہ نے مجھے بنایا ہے۔

(ترجمہ: 3661)

## 5. دنیا میں جنت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجلس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے چار سوالات پوچھے۔

آج صبح تم میں سے کس نے روزہ رکھا؟

آج کسی کے جنازے میں آپ میں سے کس نے شرکت کی؟

آج تم میں سے کون مسکین کو کھانا کھلانے آیا ہے؟

آج تو تم س کاؤں بیمار کی عیادت کر کے آیا ہائی؟

ان چار سوالوں کے جواب میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں۔



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو بکر تم جنت بن گئے ہو کیونکہ جس نے یہ چار اعمال ایک دن میں کیے وہ جنت بن گیا ہے۔

(صحیح مسلم: 1028)

ابو موسیٰ اشعری صدیقی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک باغ میں بیٹھا تھا، جسے دروازہ تھا۔ دروازے پر دستک ہوئی۔ پوچھا کاؤں تو جواب آیا ابوبکر۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ دروازہ کھول دو اور کہ دو و جنتی ہیں، دوسری بار حضرت عمر فاروقی اور تیسری بار حضرت عثمان غنی نے دستک دی انکو بھی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی۔

(صحیح بخاری: 3490)

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں الغ دروازے ہیں۔ نماز پڑھنے والے کو نماز پڑھنے والوں کے دروازے، روزے رکھنے والے کو روزے رکھنے والوں کے دروازے، صدقہ دینے والے کو صدقہ کرنے والوں کے



درواز س اور جہاد کرنے والے کو جہاد کرنے والوں کے  
درواز س جنت م بلایا جائگا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پوچھا ہے اللہ  
کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیا کوئی ایسا شخص ہائی  
جیسے سارے دروازوں س بلایا جائگا؟ اللہ کے نبی صلی  
اللہ علیہ وسلم نے کہا ابوبکر مجھے یقین ہائی و آپ  
ہونگے جنہے ہر درواز س بلایا جائگا کی آپ جس درواز  
س چاہیں جنت م داخل ہو جائیں۔

(صحیح بخاری: 3666)

ہیرو ایکشن میں سب سے آگے 6.

. حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت  
عمر فاروق رضی اللہ عنہ م نیکیوں کے لیے مقابلہ  
ہوتا تھا۔ غزوہ-ی تبوک کے موقع پر اللہ کے نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ-ی-کرم کو جنگ م  
خرچ کرنے کا حکم دیا۔ حضرت عمر فاروق اپنے غر  
س آدھا مال لی کر آئے اور آدھا غر م چھوڑ کر آئے۔  
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے غر س  
سب کچھ لی کر آگئے۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ

وسلم نے حضرت عمر س پوچھا کیا لائے ہو؟  
حضرت عمر نے کہا اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
ادھا لایا ہیں اور ادھا چھوڑ کر آیا ہیں۔ حضرت  
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہس پوچھا کیا لائے اور غر  
م کیا چھوڑا؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ  
نے کہا غر م جو تھا سب لی آیا ہیں صرف اللہ اور  
اسکے رسول کا نام چھوڑ کر آیا ہیں۔ حضرت عمر رضی  
اللہ عنہ نے کہا ابوبکر مین تم سے نیکی کرنے م مقابلہ  
نہی کر سکتا۔

(پیش کردہ: ٹرمیزی: 3675)

. حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سامنے جب  
بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر آتا تو آپ  
فرمایا کرتے کہ آپ اس شخص کی طرف اشارہ کر  
رہے ہیں جو راستبازوں میں سب سے آگے ہے، آپ اس  
شخص کی طرف اشارہ کر رہے ہیں جو راستبازوں  
میں سب سے آگے ہے۔ اس رب کی قسم جب بھی ہم  
راستبازی کی طرف جاتے ہیں تو حضرت ابوبکر صدیق  
رضی اللہ عنہ کو سب سے آگے دیکھتے ہیں۔

[PubName: 7168]

- حضرت عیسا رضی اللہ عنہا پر غلط الزام لگایا گیا . منافقون کے ساتھ 3 صحابہ بھی اس الزام لگانے م شامل ہو گئے ہمننا بنت جحش , حسن بن صابط اور مستہ بن اساسا . حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ مستہ بن اساسا کا غر خرچ اٹھاتے تھے . جب انکو معلوم ہوا کی مستہ بھی الزام لگانے والوں م شامل ہیں تو مستہ کے لیے انہونے خرچ نا کرنے کا فیصلہ لیا . اللہ نے وہی نازل کیا کی پیسے والے خرچ کرنے س نا روکیں جس پر حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ نے کہا , مین مستہ کے لیے جتنا خرچ کرتا تھا اسے زیادہ خرچ کارونگا .

[سورہ نور : 22 کا شاے نوزول]

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم س اپنی جان س زیادہ 7. محبت کرنے والے

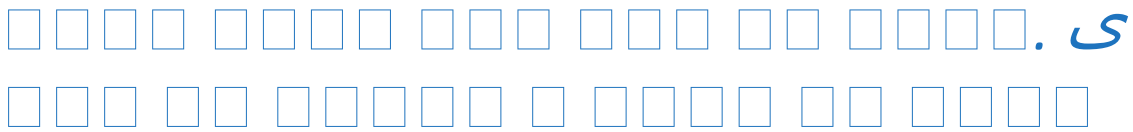
آر رحيقول مختوم (حجرات کے باب م)

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکا س

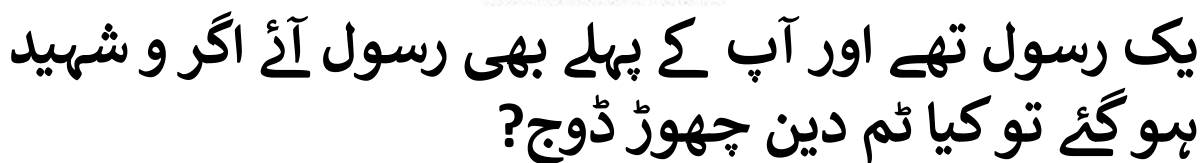


حجرات کر کے مدینہ پہنچنے مگر لاگ حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مفرک نہی کر پا رہے تھے کی ڈونوم کاؤں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ نے بھی ایسے ظاہر نہی کیا کی کاؤں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہائی۔ جب سب لاگ جمعہ ہو گئے اور ی اطمینان ہو گیا کی انم کوئی دشمن نہی ہائی تب حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ نے دھوپ س بچانے کے لیے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کپڑے س سایا کیا تب لوگوں کو پاتا چالا کی ڈونوم س اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کاؤں ہیں۔ 11 اسکے پچھے حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ کا مقصد اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمنوں س بچانا تھا جسکے لیے حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ نے اپنے اوپر آنے والے خطرے کی پروہ نا کی۔

بدی س بدی مصیبت پر صبر کرنا اور صابط قدم رہنا (8)



ہماری ویب سائٹ ملاحظہ کریں: <https://deenkailmacademy.github.io>



(صحیح بخاری: 3467)

## ی. مرتد ہونے والوں سے کتال کرنا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ نا دینے والوں سے جہاد کرنے کا فیصلہ لیا اور سبکے منا کرنے پر بھی اس باط سے نا روکے اور مرتد ہونے والوں سے کتال کیا۔

☐ ☐

☐ ☐

☐ ☐ ☐

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے  
رخصت ہونے کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ  
حضرت ابوبکر صدیق کے بعد اسلام کے دوسرے خلیفہ  
بنائے گئے اور امیرِ مؤمنین کے نام سے جانے جاتے  
تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فاروق رضی اللہ عنہ  
حق کے پیروکار اور کمزوری کو قبل نہ کرنے والے شخص

تھے جنکے دور-ی-خلافت م اسلامی فاتح کا دائرہ بہوت بدھ گیا

- **والدین :** آپکے ولید کا نام خطاب بن نفیل تھا . آپکی والدہ کا نام ہنتما بنت ہاشم بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم تھا .
- **اپکا نام اور نسب :** عمر بن خطاب بن نفیل بن عبدال اوزا بن ریحان بن عبداللہ بن قرط بن رضاح بن ادی بن کعب . آپکا نسب آٹھویں (8) تھ (نسل م اللہ کے نبی س ملتا ہائی .
- **کنیات :** ابو حفص اپکی کنیات تھی کیونکہ آپ بہوت بہادر تھے . حفص شیر کے جواں بچے کو کہا جاتا ہائی .
- **لقب :** ال-فاروقی آپکا لقب تھا . فاروقی کے مائے ہیں 2 چیزوں کو الغ کرنے والا . اپکو ی لقب اسلئے دیا گیا کیونکہ آپکے اسلام م آنے کے باد حق اور باطل الغ ہو گئے .

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم شروعاتی دور م صحابہ-ی-کرم کی کمزوری کی وجہ س چھپ کر عمل کیا کرتے تھے لیکن اسلام م آنے کے باد حضرت عمر رضی اللہ



عنہ فاروقی نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہم حق پر ہیں اور باطل پر اس لئے ہم خول کر حرم م نام از پڑھینگے۔

صف م مسلمانوں کو نماز پڑھنے کے لیے لی کر گئے۔ یک 2 صف کے آگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور یک صف کے آگے حضرت ہمزہ تھے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے 3 دین پہلے مسلمان ہوئے تھے۔

. **پیدائش:** آمول فیل کے 13 سال باد (584 اد) مکہ م آپکی پیدائش ہوئی۔ آپ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے 13 سال چھوٹے تھے۔

. **صفات (صفات)**

---

حضرت عمر رضی اللہ عنہ یک بہترین شخصیت کے مالک تھے آپکی کچھ صفات ہیں:

---

(1) لامبا قد.

(2) چوڈا سینا،



گورا سرکھ کی گھنٹی بجی۔ (3)

(4) انتہائی زیادہ طاقتور پہلوان۔

بہترین غدسوار۔ (5)

(6) بہترین تاجر۔

(7) پدھنا لکھنا جانتے (خواندہ)۔

اشعرا مبشرہ۔ (8)

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سسر (9)

(10) اسلام کے دوسرے خلیفہ۔

(11) وہ خلفاء جن کے دور میں سب سے زیادہ فتوحات حاصل ہوئیں۔

(12) دشمن کے دل میں ان کی طاقت تھی۔

• □□□□ ( □□□□□ □□□ □□□□□□□□  
□□□□□ □□□ □□□□□ )

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی 8 بیویاں تھیں۔ یک وقت م  
اسلامی شریعت کے مطابق آپکی 4 بیویاں ہوتی تھیں۔ آپکے



3 نکاح دور-ی-جہالت م اور 5 نکاح اسلام قبال کرنے کے  
باد ہیو۔

نکاح جیلات میں 3 .

1. زینب بنت مزون : انہوں اسلام قبل کر لیا تھا

2. قریبہ: طلاق ثلاثہ 3.

3. ام کلثوم بنت جروال: طلاق ثلاثہ

5 اسلام کی شادیاں .

4. ام حکیم

5. جمیلہ

6. سرکہ

ام کلثوم بنت علی بن ابی طالب

8. سبیا

اولاد: آپ کے 9 بیٹے اور 7 بیٹیاں ہیں۔



بھرنا

1) عبد اللہ دوم) عبید اللہ 3) عاصم چہارم) زید اکبر  
بمقابلہ زید اصغر ششم) عبدالرحمن اکبر 7) ایاز

8) عبد الرحمن اوسات 9) عبد الرحمن اصغر

بیتیان

حفصہ 2) رقیہ 3) فاطمہ 4) عائشہ بمقابلہ صفیہ 1)  
جمیلہ 7) زینب 6)

---

حضرت عمر (ر.آ) ابن خطاب دور-ی-جہالت م

---

آپ جیحات کے زمانے میں کوئی عام آدمی نہیں تھے، لیکن

ی) قریش کے سردار تھے

ئ) ندر، کیسی س نا درنے والے تھے

ئی) اپنے فیصلوں پر جمنے والے تھے

آئیوی) قابل اعتماد اور سچے تھے





(وی) اسلام کے خلاف بہوت شدید تھے

## حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قبل-ی-اسلام (1)

حضرت عمر رضی اللہ عنہا سلام کے خلاف بادے شدید تھے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تھی کی ہے اللہ عمر بن خطاب اور عمر بن ہشام م س جسے تو زیادہ پسند کرتا ہائی اسکے ذریعے اسلام کو طاقت دے دے عمر ابن ہشام جسکی کنیات ابول حکم تھی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوس ابو جاہل کا نام دیا ینی جاہلوں کا باپ) یک دین حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصی م اپنے غرس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کے ارادی س تلوار لیکر نکلے۔ راستے م یک شخص نے انسے پوچھا، کہن کا ارادا ہائی؟ انہونے کہا محمد کا قتل کرنے جا رہا ہن۔ اس شخص نے کہا تمہارے بہن اور بہنوئی بھی محمد کے دین کو اپنا چکے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ

عنہم غصی م اپنی بہن کے غر پہنچے وہاں حضرت خباب بن آرث سورہ تابا کی تلاوت کر رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آہٹ سن کر و چھپ گئے، لیکن رضی اللہ عنہ حضرت عمر، حضرت خباب کی قراۃ سن چکے تھے انہوں نے پوچھا کیا کر رہے تھے تو انہوں نے باط تعال دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بہنوئی نے پوچھا کی اگر میں کہوں کی حق تمہارے دین کے بجائے کیسی اور م ہو تو؟ ی سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی بہن اور ان کے شوہر کو مارنے لگے جسے ان کی بہن کے چہرے سے خوں نکلنے لگا۔ بہن کا خوں دیکھ کر ورک گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کی ی جو کتاب تمہارے پاس ہائی ایسے مجھے پڑھنے دو۔ ان کی بہن نے کہا کی ثم ناجس ہو پہلے غسل کر کے آؤ۔ اسکے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سورہ تابا کی آیت 14 کی تلاوت کی۔ حضرت خباب نے جب آپکا دل نرم ہوتا دیکھا تو باہر آئے اور ان سے کہا کی مے عمر خوش ہو جاو، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے لیے جو دعا کی تھی و قبل ہو گائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کی خواہش ظاہر کی اور تلوار لی کر (اس غر کی طرف جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تھے) ایسے ملنے نکلے۔ تلوار کے ساتھ آپکو آتے دیکھ صحابہ دار گئے۔ حضرت ہمزہ نے

کہا کی دروازہ کھول ڈو اگر بھلی نیت سے آیا ہائی تو ہم بھی بھلائی کرینگے اور اگر غلط ایراڈی سے آیا ہائی تو اسکی تلوار سے اسی کا کام تمام کر ڈینگے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس آکر اسلام قبل کر لیا، یہی سنکر صحابہ-ایکیرم نے اتنی زور سے تکبیر کہی کی مسجدے حرام تک آواز سنائی دی۔

## 2) Hazrat Umar رضی اللہ عنہ کی hijrat

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کفر-ی-مکا کے پریشن کرنے پر صحابہ-ی-کرم کو حجرات کو حکم دیا۔ صحابہ-ی-کرم رات کے وقت حجرات کر کے مدینہ جانے لائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دین کے وقت ہتھیار لی کر حرم م گئے تواف کیا 2 رکعت نماز پڑھی اور قریش سے کہا کی تو میں سے کوئی چاہتا ہائی کی اسکی ما بے۔ اولاد ہو جائے، بیوی بیوا ہو جائے یا اولاد یتیم ہو جائے تو مجھے روک کر دکھائی۔ سعید ابن زید کے ساتھ اپنے حجرات کی

## 3) اسلامی فتوحات اور نظام کا دائرہ بڑھانے والے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہلا سظی کے دور ا خلافت م اسلامی فاتح کا سلسلہ بدھ گیا اور اسلامی نظام کا دائرہ بھی بدھ گیا۔



4) کتابلہ اور سنت -ی- رسول کو بہوت زیادہ جاننے والے  
5) دشنانو پر راوب رکھنے والے۔

6) ریا کی دیکھ بھال کرنے والے

رات کے وقت جب سب سو جاتے تو حضرت عمر رضی  
اللہ عنہ ہلیہ بدل کر اپنے لوگوں کے حال جانے کے لیے  
نکلتے۔

7) اللہ س بینتہ درنے والے  
عمر فاروق ملہم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہر امت  
میں اللہ تعالیٰ کچھ ایسے لوگ بھیجتا ہے جنہیں سزا ملنی  
چاہیے۔ اللہ تعالیٰ حق کو جاننے والوں کے دلوں میں ڈال  
دیتا ہے۔

□□□□□ □□ □□□□□: □□□□□

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فاروقیؓ ہلا سظی اللہ کے  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی مشورہ دیتے اور اللہ کے  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نا مانے پر اللہ قرآن کی آیت  
نازل کر دیتا۔

مسئل:

1. مقام-ی-ابراہیم کو مثلاً بنانا.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ جب ہم تواف کرتے ہیں تو اس کے بعد نماز مقام-ی-ابراہیم پر پڑھنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے مقام ابراہیم کو مثلاً بنانے کا حکم دیا۔

واخ زاوی من مقاعی الماعی ہیں

"اور تم مقام-ی-ابراہیم کو مثلاً (نماز پڑھنے کی جگہ) بنا لو۔"

(سورہ البقرہ: 125)

2. □□□□ □□ □□□□□/□□□□□

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس الغ الغ تارہ کے لاگ آنے لگے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے غر کی عورتوں کو پردے کا حکم دیجئے (تب تک پردے کا حکم نازل نہیں ہوا تھا) ٹاکی کوئی ان پر



غلط نظر نا ڈالے۔ اللہ ت'علا نے پردے کا حکم نازل کر دیا  
آیتول حجاب

یعلاء، علاعیاء، العلاعی، العلاعی، العلاعی، العلاعی،  
علاعی، علاء، علاء ع، علاء ع، علاء  
"اے نبی! اپنی بیویوں، اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں سے کہو  
کہ وہ اپنی چادریں اپنے اوپر رکھیں۔"

(سورہ احزاب: 59)

### بدر کے قیدیو کا مصل 3.

غزوہ-ی-بدر کے باد قیدیوں کے بارے م اللہ کے نبی صلی  
اللہ علیہ وسلم نے صحابہ-ایکیرم س مشورہ مانگا  
حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہا کی آپ فدیہ  
لی کر قیدیوں کو چھوڑ ڈین۔ حضرت عمر رضی اللہ  
عنہما روقیؓ نے ہلا سظی نے کہا کی ان قیدیوں کو انکے  
رشتے داروں کے حوالے کر دیجئے تاکی ہر شخص اپنے  
رشتیدار کو قتل کر دے۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کا مشورہ مان لیا اور فدیہ لی



کر قیدیوں کو ریکا کر دیا۔ اللہ ت'علا نے حکم نازل کیا  
کی آپکو انہے قتل کر دینا چاہیے تھا

میں ایک مرد بننے جا رہا ہوں، میں ایک مرد بننے جا رہا  
ہوں، میں ایک مرد بننے جا رہا ہوں۔

"ی باط کیسی نبی کے لیے جائز نہی ہائی کی اس کے پاس  
قیدی راہن، جب تک کی و زمین میں ( دشمنوں کا ) خون  
اچھی تارہ نا بہا چکا ہو، ( جس س ان کا راوب پوری تارہ  
طوط جائے )۔"

(سورة الانفال آیت 67)

#### 4. منافق کا جنازا نا پڑھانے کا مسلا

جب منافقون کے سردار عبداللہ بن ابائی بن سلول کا  
انتقال ہوا تو اسکے بیٹے صحابی-ی-رسول عبداللہ بن  
عبداللہ بن ابائی بن سلول نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ  
وسلم س کہا کی آپ میرے والد کا جنازا پڑھ دیجئے اور  
کچھ ڈیر انکی 17 قبر پر رک جائے شائد اللہ انہے معاف  
کر دے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ فاروقی کو پاتا  
چالا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کے نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم کو ایسا کرنے س منا کیا لیکن اللہ کے نبی صلی



اللہ علیہ وسلم نے جنازا پڑھایا۔ اللہ ت'علا نے حکم نازل کیا کی آپ کیسی منافق کا جنازا نہی پڑھائینگے نا اسکی قبر پر جانگے۔

و آله الاعلى الا الله عليه السلام

"اور (مے نبی!) ان (منافقین) م س جو کوئی مار جائے، تو آپ اس پر کبھی نماز (جنازا) نا پڑھیں اور نا اس کی قبر پر کھاڑے ہوں۔"

(سورة التوبة آیت 84)

استی'زان (غرم آنے س پہلے اجازت لینے) کا مسلا 5.

یک دین ظہر کے باد حضرت عمر فاروقی رضی اللہ عنہ اپنے غرم سو رہے تھے۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے غلام کو بھیجا کی عمر کو بولا کر لاؤ۔ غلام سائیڈی انکے کمرے م داخل ہو گیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایسی حالت م دیکھا جسمے نہی دیکھنا چاہیے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہا کی مے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ لوگوں کو کیسی کے غرم داخل ہونے س پہلے اجازت لینے کا حکم دیجئے۔ اللہ نے آیت نازل کی





اور 3 وقت پر بینا اجازت کے کیسی کے غرجانے س منا  
کیا;

فجر کے پہلو (۱)

ئ (ظہر کے باد

ئ (عشا کے باد

یعلاء المؤمنین الکعب الصعب والاعاء

"ای ایمان والوں ! جو غلام لاندیاں تمہاری ملکیت میں  
ہیں اور تم میں س جو بیچ ابھی بلوغات تک نہی پہنچے  
انکو چاہیے کی و تین اوقات (وقت) میں (تمہارے پاس آنے  
کے لیے) تم س اجازت لیا کارین . نماز-ی-فجر س پہلے اور  
جب تم دوپہر کے وقت اپنے کپڑے اتار کر رکھا کرتے ہو  
اور نماز-ی-عشا کے باد ی تین وقت تمہارے پردے کے  
اوقات ہیں."

(سورة نور : 58)

## حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کی فضیلتیں

(۱) جنت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے ایک محل تعمیر کیا گیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں ایک محل دیکھا اور اس میں ایک عورت کو کام کرتے ہوئے دیکھا تو جبرئیل امین سے پوچھا کہ یہ کس کا محل ہے؟ جبرئیل امین نے 18 کو بتایا کہ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا محل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اندر جا کر دیکھنا چاہتا تھا لیکن مجھے اس کی شادی یاد آئی اور میں اندر نہیں گیا۔ جب حضرت عمرؓ کو اس بات کا علم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، میرے والدین آپ کے لیے قربانی دیں، کیا میں آپ سے بھیک مانگوں گا؟

(صحیح بخاری: 3679)

(2) بہت علم والے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے دودھ کا پیالہ دیا

گیا ہے۔ میں نے پیالہ لیا اور دودھ اچھی طرح پیا، اتنا پیا کہ مجھے لگا کہ دودھ میرے ناخنوں میں ہے، پھر بھی دودھ باقی تھا، اس لیے میں نے وہ پیالہ عمر کو دے دیا۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ دودھ دین ہے۔ میرے بعد سب سے زیادہ دین میرے پاس ہے، میں نے دین عمر کو دیا ہے۔

(صحیح بخاری: 3678)

شیطان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر بھاگ (۳) جاتا تھا۔

یک بار قریش کی کچھ عورتیں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مثلوں پر باط کر رہی تھیں اور انکی آوازیں کچھ تیز ہو گئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آنے کی آہٹ سنی تو ساری عورتیں وہاں سے ہٹ گئیں۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسکرانے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ آپکو ایسے ہی مسکراتا رکھے اورا ایسے مسکرانے کی وجہ پوچھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پچھنے پر اپنے بتایا کہ عورتیں تیز آواز م باط کر رہی تھیں تم کو دیکھ کر ہٹ گئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تم اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تیز آواز م باط کر



رہی ہو اور مجھ سے درتی ہو تو عورتوں نے کہا کی ہیوم  
آپ س زیادہ دار لگتا ہائی۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ  
وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فضیلت بتائی کی  
جس راستے س ٹم گزرتے ہو تمکو دیکھ کر شیطان بھی  
اپنا راستہ بدل لیٹا ہائی۔

(صحیح بخاری: 3294)

4) دینداری اور دین پر عمل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک  
رات میں سو رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ  
مختلف قسم کے کرتے پہنے میری طرف آ رہے ہیں۔ عمر کا  
کرتا اتنا لمبا تھا کہ وہ لٹکا ہوا تھا اور وہ اسے اٹھا رہا تھا۔  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کرتا دین  
ہے۔ ہر ایک میں تھوڑی سی عاجزی ہوتی ہے اور عمر  
رضی اللہ عنہ میں اتنی عاجزی ہوتی ہے کہ وہ چاروں  
طرف پھیل جاتی ہے۔

(صحیح بخاری: 23)



اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی ملہم اور (5) محدث کہا

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد : تم س پہلے امتوں م ایسے لاگ ہوتے تھے جن پر الہام کیا جاتا تھا۔ میری امت م اگر کوئی محدث ہوگا 19 تو و عمر ابن خطاب ہوگا۔

(صحیح بخاری: 3469)

اللہ ت'علا حضرت عمر رضی اللہ عنہس محبت کرتا (6) ہائی۔

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ ت'علا س دعا کیا کی ان ڈونوم تو جسے سب سے زیادہ محبت کرتا ہائی اسکے ذریعے اسلام کو طاقت دے دے عمر ابن خطاب یا عمر بن ہشام۔ اللہ ت'علا نے حضرت عمر رضی اللہ عنہکو اسلام دے دیا۔

(سنن ترمذی: 3681)



اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے باد کوئی نبی ہوتے تو (7)  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہوتے

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد : اگر میرے باد  
کوئی نبی ہوتا تو و عمر ابن خطاب ہوتے۔

(سنن ترمذی: 3686)

(8) عمر ابن خطاب فتنوں کو روکنے کا دروازہ ہیں۔  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب  
تک یہ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) تمہارے ساتھ ہے تو  
تم پر کوئی فتنہ نہیں آئے گا۔

(طبرانی: 909)

عمر رضی اللہ عنہ سے محبت کرنا، اللہ کے نبی صلی (9)  
اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنا ہائی  
اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد : جس نے عمر سے  
بوغزرت رکھا اس نے مجھ سے بوغزرت رکھا اور جس نے عمر  
سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی۔



(طبرانی: 6722)

10) اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ عنہس دعا کے لیے کہتے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے میرے بھائی مجھے اپنی نیک دعاؤں میں یاد کرنا مت بھولنا۔

(مسند احمد: 5229)

انتہائی زیادہ ذہین اور سمجھدار (11)

عادل / انصاف کرنے والے (12)

زاہد / اللہ سے بینتہ درنے والے (13)

14) متواضع / جھک کر رہنے والے

15) ریا کی دیکھ بھال کرنے والے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کے وقت اپنی ظاہری شکل تبدیل کرتے اور مدینہ کی گلیوں میں نکل کر ان کا حال چیک کرتے تھے۔ ایک رات جب آپ اپنی امت کے بارے میں جانے کے لئے نکلے تو آپ ایک عورت کے گھر آئے اور دیکھا کہ اس کے پاس کھانے کے لئے کچھ نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابن المال بوریوں میں آئے



اور سامان اپنے کندھوں پر رکھ کر اپنے پاس لے جانے لگے۔  
غلام نے آکر کہا کہ مجھے یہ دعوت دے دو، حضرت  
عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قیامت کے دن تم میرا  
بوجھ اٹھانے نہیں آؤ گے۔ مجھے اسے اٹھانا پڑے گا۔

---

## حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کو خلافت ملنا

---

ہجری میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے 13  
انتقال کے بعد حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ  
خلیفہ بنایا گیا کیونکہ اپنے انتقال کے وقت حضرت ابوبکر  
صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کو خلیفہ چنا تھا۔ حضرت  
- عمر رضی اللہ عنہ پہلے شخص تھے جنہے امیر - ال  
مؤمنین کہا گیا۔ 10 سال 6 مہینے حضرت عمر رضی اللہ  
عنہ کی خلافت رہی

---

## حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کا خطبہ

---



خلیفہ بین کے بد، ممبر پر جس جگہ حضرت ابوبکر صدیقی کھاڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے اسے یک سیدھی نیچے کھاڑے ہو کر حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ خطبہ دیا۔ اپنے اللہ ت'علا س دعا کی، ے اللہ میں بدا شیڈیڈ (ساخت) ہن مجھے نرم کر دے، میں بدا کمزور ہن مجھے تکتوار بنا دے، میں کنجوس ہن مجھے خرچ کرنے والا بنا دے۔ اسکے باد اپنے فرمایا: ے لوگوں قرآن کو پڑھو اور عثمی خود کو پہچانو اور جانوں کی ٹم قرآن والے ہو۔ اسے پہلے کی تمہارے اعمال کا وزن کیا جائے، ٹم اپنے اعمال کا وزن کر لو۔ قیامت کی طیاری کارو۔ اللہ نے مجھے حکومت دیکر آزمایا ہائی اور تمہیں آزمایا ہائی مجھے تمہارا امیر بنا کر۔ ٹم حق کا ساتھ دینا اور باطل س روکے رہنا۔ امانتدار بنو، سیکھے بنو حقدار کو اسکا حق ادا کارو۔

---

حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور م شورو  
ہونے والے اہم کام

---

1) حجرات کو تاریخ کی تارہ استعمال کیا



عدلیہ (عدالت) کو الغ س قیام کیا (2)

(3) باقاعدہ بیٹول مال کا نظام خاتم کیا۔

(4) فوج کا ایک علیحدہ محکمہ تشکیل دیا۔

(5) مردم شماری کا کام شروع کیا۔

(6) چھوٹے جیل بنائیں

(7) شہر کے معاملات کی دیکھ بھال کے لئے پولیس کا ایک علیحدہ محکمہ تشکیل دیا گیا تھا۔

(8) مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک ریسٹ ہاؤس تعمیر کریں

(9) الغ علاقوں میں نہریں خودوائیں۔

ایک پوسٹ آفس بنایا (10)

(11) یتیم اور بیواؤں کو ماہانہ خرچہ (مونٹھلی الاونس) کا انتظام کیا۔

(12) چاندی کے سکے بنائیں جو پیسے کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔



- 13) نائٹ پٹرولنگ کا قیام عمل میں لایا گیا۔
- 14) تراویح کو جماعت س مسجد میں قیام کروایا
- 15) مدرسوں کا قیام کروایا
- 16) امام اور معززین کی تنخواہ (سالاری) تے کی

---

حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کے دورے خلافت  
میں کی گئیں فوتوحات (وکٹوریز)

---

حضرت ابو بکر صدیقی رضی اللہ عنہ کے دور میں  
فوتوحات کا سلسلہ شورو ہو چکا تھا عراق اور شام کی  
طرف لشکر کو بھیجا گیا جسے حضرت عمر رضی اللہ  
عنہ نے آگے بڑھایا

### عراق (1)

حضرت ابوبکر صدیقی کے دورے خلافت میں حضرت  
مسنا بن حرسہ رضی اللہ عنہ کو امیر بنا کر عراق کی  
طرف بھیجا گیا۔ یک لیمے وقت تک عراق م فوتوحات کا  
سلسلہ چالا جنمے س کچھ کا ذکر یہاں کیا جا رہا ہائی;

(۱) مرکا جسر

(2) مرقابویب

برانڈ ای کی لت (iii)

مرکہ-ی-قادیسیہ کے دوراں حضرت مسنا بن حارثہ کا انتقال ہو گیا جن کی جگہ حضرت سعد ابن ابی وقص رضی اللہ عنہ کو عراق بھیجا گیا۔ رستم نے اس جنگ کے لیے یک بدی فوج تیار کر رکھی تھی لیکن جنگ کے پہلے اسنے مسلمانوں س باط کرنے کا ایراڈا کیا۔ حضرت سعد نے ریب'ی بن عامر کو سفیر بنا کر رستم س باط کرنے کے لیے بھیجا۔ رستم نے ملنے کی جگہ کو بہوت خوبصورتی س سجا دیا قالین (کارپیٹس) بچھوا کر و خود سون کے بین تخت پر بیٹھ گیا جسکا مقصد تھا دنیا کا ایشو آرم دکھانا۔

ریب'ی بن عامر گھوڑے پر ساور ہو کر اس قالین پر آگئے جسے چلنے کے لیے بچھایا گیا تھا اور گھوڑے س اتر کر تلوار کو اس تارہ لٹکا کر چلنے لاکے کی جہاں س گزرتے قالین پھٹ'ت جاتا، اسکا مقصد یوس ی بتانا تھا کی مسلمان یک اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور اسکے سوا کیسی س نہیں ڈرتے۔ حضرت ریب'ی نے رستم س کہا کی اگر تو

دین اُ حق کو تسلیم کرتا ہائی تو محفوظ رہیگا ورنہ  
ظالموں سے جہاد کرنا ہمارا طریقہ ہائی۔ اسکو سوچنے کے  
لیے 3 دین کا وقت دیا اور اسکے باد مرقع-ی-قدسیہ ہوا  
جسمے اللہ ت'علا نے مسلمانوں کو عظیم فاتح دی۔

#### (4) برانڈ مدائن

#### v) برانڈ جلولا

ان فتوحات کے باد پورا عراق فاتح کر لیا گیا۔

#### 2. فتوحات ملک شام

ملک-ی-شام کی طرف حضرت خالد ابن ولید کو ذمیدار  
بنا کر بھیجا گیا۔ جو برابر جنگ کرتے رہے اور جیت  
حاصل کر کے اسلام کا پرچم اونچا کرتے رہے۔ اس دور م  
حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کو کیسی نے خط  
لکھا کی لوگوں کے عقیدے م کمزوری آ رہی ہائی۔ لوگوں کا  
ایسا عقیدہ بان گیا ہائی کی جس جنگ م خالد ابن ولید  
ہونگے ہم و جنگ نہی ہارنگے جبکی جیت اور ہار تو اللہ  
کے ہاتھ م ہائی۔ اس باط کو جانکر حضرت عمر رضی اللہ  
عنہ نے حضرت خالد ابن ولید کی جگہ حضرت ابو عبیدہ  
کو جنگ کا سپہسر بنایا اور حضرت ابو عبیدہ کو یک  
خط لی کر حضرت خالد ابن ولید کے پاس بھیجا اس

پیغام کے ساتھ کی حضرت خالد ابن ولید کو معزول کر دیا گیا ہائی اور انکی جگہ حضرت ابو عبیدہ کو سپاہ سالار بنایا جا رہا ہائی۔ جیسے ہی حضرت خالد ابن ولید کو ی پیغام ملا انہوں نے اسی وقت اپنی جگہ چھوڑ دی۔ لوگوں نے آکر انسے کہا کی عمر کا ی فیصلہ غلط ہائی آپنے بہوت کام کیے ہیں آپ بغاوت کر دیجئے ہم آپکے ساتھ ہیں۔ حضرت خالد ابن ولید نے کہا کی میرا ان جنگوں کو کرنے کا مقصد اللہ کی رضا اور شہادت ہائی مجھے اس باطس فرک نہی پڑتا کی مین سپہسلر بنکر شہید ہوں یا یک سپاہی بنکر کیونکہ مین کتال اللہ کے راستے م کر رہا ہن عمر کے راستے م نہی۔

. ملک شام کے فتوحات میں سے کچھ

(i) برانڈ فہل

(2) مارکا دمشک

(iii) برانڈ-ہیمس

(iii) برانڈ ای یارموک

## فتوحات - بیت المقدس (۲)

حضرت عمر بن آس کو بیٹول مقدس کی طرف بھیجا گیا اور حضرت عبیدہ بن جره ملک اُ شام کو فاتح کرتے ہیو بیٹول مقدس پہنچ گئے۔ نصاریٰ کو جب ی پاتا چالا تو انہو نے ہار مان لی اور بیٹول مقدس مسلمانوں کے حوالے کرنے کو طیار ہو گئے، لیکن شارٹ رکھی کی چبھی امیرول مؤمنین کو ڈینج۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر پیغام بھیجا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ س اپنے غلام کے ساتھ یک انٹنی، یک تھیلے م ستو اور یک پیالہ لی کر بیٹول مقدس کی طرف نکلے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کبھی خود انٹنی پر بیٹھتے کبھی اپنے غلام کو انٹنی پر بٹھا دیتے اور نکیل پکڑ کر چلنے لگتے۔ حضرت ابو عبیدہ اپکو لینے آئے تو دیکھا کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی چیل ہاتھ م لی کر انٹنی کی نکیل پکڑ کر پیدل آ رہے تھے اور انکے کپڑوں م پبند (پیچس) لاگے ہیو تھے۔ حضرت ابو عبیدہ نے انسے کہا کی آپ کوئی اچھا لیباس پہن لیجئے جسے نصاریٰ پر اچھا اثر پڑے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ابو عبیدہ تمہارے سوا کیسی اور نے ی کہا ہوتا تو و زمین پر پڑا ہوتا۔ ابو عبیدہ سنو ہم زلیل تھے اللہ نے ہیوم اسلام کی وجہ س عزت دی



اگر ہم کاہن اور عزت ڈھونڈھنے جانگے تو اللہ ہیوم پھر  
زلیل کر دیگا۔

### فتوحات مصر (3)

حضرت عمر بن آس کو مصر کی طرف بھیجا گیا اور مصر  
فاتح ہوا۔

---

### حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کی شہادت

---

26 ذلہج، 24 ہجری م 63 سال کی عمر م حضرت عمر  
ابن خطاب رضی اللہ عنہ اس دنیا س رخصت ہو  
گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز پڑھانے کے لیے  
مسجد آئے۔ یک غلام ابو لو'لو نے زہر بجھے خنجر س ان  
پر 6 وار کیے۔ جسکے 2 یا 3 دین باد آپکا انتقال ہو گیا۔ اپنے  
باد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خلیفہ بنانے کے لیے 6  
لوگوں کی ٹیم بنائی اور لوگوں س کہا انمی س جنہے  
چاہو خلیفہ بنا لینا؛

حضرت علی بن ابی طالب





(2) حضرت عثمان غنی

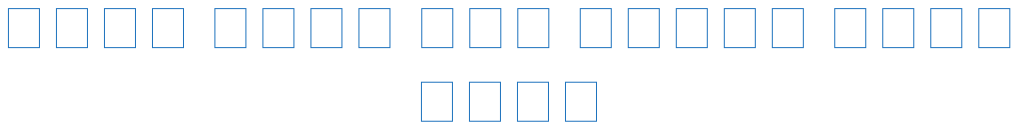
حضرت طلحہ بن عبید اللہ

(ایو) حضرت زبیر بن عوام

(5) حضرت عبد الرحمن بن عوف

حضرت سعد بن وقاص

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عیسا رضی اللہ عنہا کے پاس پیغام بھیجا کی میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ دفن ہونا چاہتا ہوں۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے کے برابر حضرت ابوبکر اور حضرت ابوبکر کے کندھے کے برابر سیر رکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دفن کیا گیا۔



حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ خلافت رشیدہ کے تیسرے خلیفہ تھے۔ جنہی عمر فاروقی رضی اللہ عنہ کے باد خلیفہ بنایا گیا۔



- **نام اور نسب :** اپکا نام عثما بن افین بن ابول آس بن امیا بن ابڑے شمس بن ابڑے مناف بن قصی بن کلاب تھا۔ پانچویں نسل م انکا نسب اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم س ملتا تھا۔
- **والدا (مادر) :** آپکی والدہ کا نام اروا بنت قریظ بن ربیع بن حبیب بن ابڑے شمس بن ابڑے مناف تھا۔
- **لقب :** ی غنی بہوت زیادہ سخی ہونے کی وجہ س اپکو غنی کہا جانے لگا۔

ی زن نورائیں (ڈو نور والے) اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی 2 بیٹیوں حضرت رقیہ اور انکے انتقال کے باد حضرت ام کلسم کا نکاح انس ہوا اسلئے انہی زن نورائیں کہا گیا۔

- **عزوج اور اولاد (بیویاں اور مسائل) :** Hazrat Usman رضی اللہ عنہ کی 9 بیویاں تھیں۔

(1) رقیہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

(2) ام کلثوم بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم



3) فخته بنت غزوان

ام عمرو بنت جندب

5) فاطمه بنت ولید

6) رملہ بنت شیبہ

7) نائلہ بنت الفرافیسا

8) ام بنین

9) ام والاد

. ان لوڈنگ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے 9 بیٹے اور 7 بیٹیاں  
تھیں۔

. بھرنا

1. (۱) عبداللہ دوم) عبداللہ اصغر (۳) عمر (۴)  
خالد بمقابلہ ابان ششم) عمرو (۷) ولید (۸) سعید
2. (9) عبد الملک



. بیتیان

(الف) ام سعید ای) ام ابان چہارم) ام عمر بمقابلہ عائشہ  
بمقابلہ مریم

ام بنین (7)

. □□□□□□ □□) □.□( □□□□ □□□□

(1) انتہائی زیادہ سخی (اللہ کی راہ م خرچ کرنے والے تھے)

(2) بہادر اور بہادر

(3) وہ بہت خوبصورت تھے.

لمبی داڑھی کے ساتھ (4)

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے 2 بار دامن بین (5)

اسلام کے تیسرے خلیفہ (6)

پہلے پہل مسلمان ہونے والے (7)

پہلا جوڑا اسلام کے لیے حجرات کرنے والا (8)

آخرت سے بہت زیادہ درنے والے (9)



انکے سامنے قبر کا تذکرہ آتا تو اتنا روٹ کی دادھی گیلی ہو جاتی۔

. □□□ □□□□ □□□ □□□□□ □□□□

جیسے ہی اسلام کی تعلیمات عام ہونے لگیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دعوت پر اپنے ابتدائی مرحلے م ہی اسلام قبل کیا اور تکلفین اٹھائیں

. حضرت عثمان کی فضیلت اور مقام مرتبہ

(۱) وہ لوگ جو بدر میں شریک نہ بھی ہوں تو بھی بدیوں کا ثواب حاصل کرتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بیٹی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے ان کے ساتھ رہنے کی درخواست کی لیکن جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ سے غزوے میں شامل ہونے کی اجازت مانگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یقین دلایا کہ اگر وہ جنگ 26 میں شامل نہ بھی ہوئے تو انہیں بھی بدر میں شامل ہونے والوں کی طرح اجر و ثواب میں حصہ ملے گا۔



رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:  
اے عثمان، تمہیں بھی بدر میں شامل ہونے والوں کے  
برابر ثواب ملے گا اور تمہیں بھی مال میں حصہ ملے گا۔

(صحیح بخاری: 3130)

## با ہیگ (2)

حضرت عثما غنی رضی اللہ عنہ انتہائی حیا اور غیرت  
رکھتے تھے یہاں تک کی فرشتے بھی آپسے حیا کرتے تھے

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یک بار اپنے حجرے م لیئے  
تھے اور آپکے پیر کا کچھ حصہ خلع تھا حضرت ابوبکر  
آپسے ملنے آئے اور اجازت چاہی۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ  
وسلم نے اجازت دے دی۔ حضرت عمر آئے اور اجازت  
مانگی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی بھی اجازت  
دے دی۔ حضرت عثما نے اجازت مانگی تو اپنے اپنے کپڑے  
ٹھک کیے تب اجازت دی۔ حضرت عیشا رضی اللہ عنہا کے  
پچھنے پر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا، کیا میں  
اس انسان سے حیا نا کاروں جیسے فرشتے بھی حیا کرتے  
ہیں۔



(مسند احمد: 514)

حضرت عثمانؓ اگر جنت میں عمل نہ بھی کرتے تو (۳)  
جنت سے شرمندہ ہوتے۔

غزوہ-ی-تبوک کے موقع پر اپنے اپنا خوب مال خرچ کیا۔  
اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی کی آج کے  
بد کوئی عمل نا کارین تب بھی عثمان جنتی ہیں۔

(سنن ترمذی: 3701)

دنیا میں جنت (4)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان صحابیوں م تھے جنہے  
دنیا م جنت کی بشارت دی گائی۔

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے  
تو یہاں بی'رے روما کے العوا کوئی بھی مٹھے پانی کا کوان  
نہی تھا۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے پر



حضرت عثما نے یہودیوں سے یوس خرید کر مسلمانوں کے لیے آزاد کروایا۔

(سنن ترمذی: 3703)

5) اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثما رضی اللہ عنہ کو اپنا ساتھی کہا  
اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:  
جنت میں ہر نبی کا ایک صحابی ہوگا، میرا ساتھی  
عثمان ہوگا۔

(سنن ابن ماجہ: 109)

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا میری 10 بیٹیاں (6)  
ہوتیں تو میں ان سبکے نکاح عثما سے کر دیتا  
اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر میری  
10 بیٹیاں ہوتیں اور ایک ایک کر کے انکا انتقال ہو جاتا تو  
میں اپنی دوسری بیٹیوں کا نکاح عثما سے کرتا جاتا۔

[طبرانی نام: 1061]





## طالب وحی (7)

حضرت عیسا رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان س وہی لکھواتے تھے

(مسند احمد: 26173)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں عثمان غنی کا (8) ہاتھ بتایا۔

سولہ ہڈیوں کے موقع پر حضرت عثمان کی شہادت کی افواہ سن کر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے موط کی بیٹ کی جسے بیٹ-ی-رضوان کہا جاتا ہائی۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ س اپنے ہاتھ پر بیٹ لی اور اپنا ہاتھ رکھ کر کہا کی عثمان کا ہاتھ ہائی۔

(صحیح بخاری: 3698)

(9) آپ نے شہادت حاصل کر لی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی زوجہ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی آپ کے ساتھ تھے۔



## (صحیح بخاری: 3686)

. □□□□□ □□) □.□ (□□□ □□□□ □□□□  
□□□□

حضرت عمر فاروقی رضی اللہ عنہ نے اپنے انتقال سے پہلے لوگوں کی ایک کمیٹ بنائی اور لوگوں سے کہا کہ انہی سے 6 جسے چاہو خلیفہ بنا لینا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے انتقال کے 3 دن کے بعد 26 ہجری م تمام لوگوں کے اتفاق سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور م کبھی فتنے سیر نا اٹھا سکے کیونکہ آپ بہت شدید تھے اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشینگوئی تھی کہ عمر فتنوں کا دروازہ ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت م جب فتوحات کا سلسلہ بڑھنے لگا تو فتنے بھی بڑھنے لگے اور لوگوں کو قابو کرنا ایک مشکل کام بن گیا۔



- . □□□ □□□□ □□□ □□□ □□□□ □□□□  
□□□□□ □□ □ □□□□□ □□  
□□□□□ □□□ □□□ □□□□□□□□

1) اسکندریہ (عراق) کو فاتح کیا گیا.

2) عذر بایجان, آرمینیا کی فاتح

3) عبداللہ بن سعد کی قیادت م افریکا فاتح کر لیا گیا.

(4) کبراس نامی شہر فتح کر لیا گیا

**قہہ Ek wa:**

مالے غنیمت کو دیکھ کر ابو درداء رضی اللہ عنہ رونے لائے  
اور پچھنے پر کہا کی جب لوگوں کو اللہ نے نوازا تو وہ غافل  
ہو گئے اللہ نے ہم کو ان پر مسلط کر دیا کہیں ہم بھی  
دولت دیکھ کر غافل نہ ہو جائیں اور اللہ ہم پر کیسی  
اور کو مسلط کر دے.

مسجد نبوی کی توصیح (تعمیر نو) کارویہ (5)

(6) قرآن کو پڑھنے کا ایک نسخہ طیار کروایا



انہوں نے ہر جگہ سے قرآن کے نسخے منگوائے اور نسخے لکھ کر ہر جگہ بھیجے کیونکہ جب نئے لوگ اسلام میں آئے تو قرآن کی تلاوت میں فرق تھا۔

### 7) بہاری بیڈا (بحری جہازوں کا بیڑا) بنایا گیا

معاویہ بن ابو صوفیان رضی اللہ عنہ کے کہنے پر حضرت عثمان نے سمندری راستے کے ذریعے فاتح کو بڑھانے کے لیے سمندری پیدا بنوایا۔

### 8) عبداللہ بن صبا یہودی کا اسلام م داخل ہون

مصر کا رہنے والا ی شخص مسلمانوں س بوغزرت رکھتا تھا اور اسلام کو کمزور کرنے کے لیے اسنے اسلام قبل کیا اور لوگوں کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف بھڑکانے کا کام کیا جسے لوگوں م امیر کی مخالفت شورو ہو گائی۔

. □□ □□□ □□) □.□( □□□ □□□□ □□□□  
□□□□□□



عبداللہ ابن صبا نے 33 ہجری م عراق اور مصر م غم غم کر لوگوں کو حضرت عثما کے خلاف بھڑکانا شروع کیا اور اسلامی حکومت کے خلاف لوگوں کو ورگالایا۔ جسے لاگ اسلام س نکلنے لائے اور خوارج کہلائے

. خوارج کے حضرت عثما غنی (ر.آ) کے خلاف بنیادی  
اعتراضات

وہ بدر کے گزوے میں نہیں گیا۔ (۱)

وضاحت : اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہ بیمار تھیں اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپکو انکے پاس روکنے کو کہا لیکن اپنے غزوے م سہامل ہونے کی اجازت مانگی تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیے بشارت دی کی جنگ م شامل نا ہونے پر بھی انکو بدر م شامل ہونے والوں جیسا صواب اور مال-ی-غنیمت م حصہ ملیگا۔



غزوۂ احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم (۲) سے فرار ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے فرار ہو گئے۔

وضاحت : اس وقت تیراندازوں کے پہاڑ سے نیچے اتر جانے سے حضرت خالد ابن ولید نے پچھے سے حملہ کر دیا جسے افراطفری کا محول ہو گیا تھا اور بہوت سارے صحابہ وہاں سے بھاگنے لگے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا۔

یہ حقیقت ہے کہ دنیا کے لوگ ایسا کرنے کے قابل نہیں ہیں۔

"ثم م س جن لوگوں نے اس دین پیٹھ پھیری جب ڈونو لشکر یک دوسرے سے ٹکرائے، انکے بعض عمل کی وجہ سے شیطان نے انکو لغزرتیش میں مبتلا کر دیا تھا اور یقین رکھو کی اللہ نے انہیں معاف کر دیا ہائی۔"

(سورہ آل عمران آیت 155)

بیت الرضوان اول حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو (۳)  
شامل نہیں کیا گیا۔

وضاحت : حضرت عثما غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کی  
افواہ سن کر ہی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی  
شہادت کا بدلا لینے کے لیے ہی موط تک کی بیٹ کی تھی  
اور اپنے یک ہاتھ کو حضرت عثما غنی رضی اللہ عنہ کا  
ہاتھ کہا تھا۔

۴) قرآن کے نسخوں کو جمعہ کیوں کروایا

وضاحت : نئے لوگوں کے اسلام م داخل ہونے کی وجہ سے  
قرآن کو پڑھنے م غلطیاں ہونے لگیں جنسے اسکے مائے  
بدلنے کا دار تھا اس وجہ سے اپنے قرآن کو پڑھنے کا سہی  
طریقہ لوگوں تک پہنچانے کی نیت سے ایسا کیا۔

۵) اس نے اپنے خاندان کے لوگوں کو ذمہ دار ٹھہرایا۔

وضاحت : حضرت عثما غنی رضی اللہ عنہ قابلیت کے  
مطابق لوگوں کو ذمیداریاں دیتے تھے جسے کچھ آپکے  
رشتیدار بھی تھے اسلئے ایسا کہنا مناسب نہی۔

مصر سے یک بدا گيروہ مدینہ آیا اور حضرت عثما سے باط  
کیا اور اپنے اعتراضات کے جواب مانگے۔ عثما غنی رضی اللہ  
عنہ نے انکے سوالوں کے جواب دیے اور حضرت عثما



رضی اللہ عنہ کے جواب س مطمئن ہو کر واپس جانے لائے  
تب کیسی نے خط لکھ کر مصر والوں س کہا کی عثما نے  
تمہارے مصر پہنچتے ہی تمہے قتل کر دینے کا حکم دیا  
ہائی ی سنکر و واپس مدینہ آئے اور عثما غنی رضی اللہ  
عنہ کے غر کا محاصرہ کر لیا۔

. حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر کا محاصرہ  
جب یہ سب لوگ واپس آئے تو انہوں نے حضرت عثمان  
غنی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اب آپ خلافت چھوڑ دیں۔  
انہوں نے خلافت چھوڑنے سے یہ کہتے ہوئے انکار کر دیا  
کہ یہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مرضی  
ہے۔

(سنن ترمذی: 3705)

کلہ: یاء العلاء، علاء، علاء، علاء، علاء، علاء، علاء، علاء،  
علاء، ع۔

اے عثمان، اللہ تعالیٰ تمہیں قمیص پہنائے گا اور اگر لوگ"  
اسے اتارنا چاہیں تو اسے نہ اتارو۔ خوارج نے 20 دن تک  
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کا دورہ کیا، انہیں



دن تک گھر میں قید رکھا، ابتدائی طور پر انہیں کچھ 20 دنوں کے لئے نماز کے لئے جانے کی اجازت دی اور پھر انہیں مکمل طور پر گھر میں قید کر دیا۔

**سوال:** حضرت عثما رضی اللہ عنہ نے صحابہ کی مدد کیوں نہی لی؟

**جواب:** بہت سے صحابہ آپ کی مدد کے لیے آگے آئے جن میں حارثہ بن نعمان، مغیرہ بن شوبع، عبداللہ بن زبیر زید بن سبط رضی اللہ عنہم شامل ہیں لیکن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے انہیں واپس بھیج دیا کیونکہ وہ مسلمانوں کو آپس میں لڑتے ہوئے نہیں دیکھنا چاہتے تھے۔

**حضرت عثما غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت**

خوارج نے عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر 20 دن تک دورہ کیا اور انہیں کچھ دنوں کے لیے کھانا اور پانی لانے کی اجازت دی، بعد میں انہوں نے اسے بھی روک دیا۔ جب پیاس بڑھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو میں نے مدینہ کے کنویں کو لوگوں کے لیے آزاد کر دیا



ہے، کم از کم مجھے اس کے لیے پانی پینے دو۔ انہیں کھانا لانے کی اجازت تھی، لیکن انہیں اجازت نہیں تھی۔

رات م حضرت عثما رضی اللہ عنہ نے خواب م اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا جو کہ رہے تھے کی عثما آؤ کل ہمارے ساتھ افطار کارو

ذہج، 35 ہجری (17 جون، 656 اد) کو اپنے روضہ 12 رکھ لیا اور جب آپ قرآن کی سورہ بقرہ : 137 کی تلاوت کر رہے تھے

### فصیق فقہ الحمد للہ

"اللہ تمہاری حمایت م انقریب انس بدلا لی لیگا۔"

بچ سے گھر میں داخل ہوتے ہی خوارج نے آپ پر حملہ کیا اور آپ کا خون اس قرآن پر بہہ گیا جو آپ پڑھ رہے تھے (یہ قرآن اب بھی ترکی کے ایک میوزیم میں رکھا گیا ہے)۔

آپ کی عمر 79 سے 80 سال کے درمیان تھی اور آپ روزے کی حالت میں شہید ہوئے اور آپ کی شہادت کے ساتھ ہی فتنہ کا دور شروع ہوا۔



حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ خلافت  
رشیدہ کے چوتھے اور آخری خلیفہ تھے۔ حضرت  
عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے باد اپکو خلافتہ ملی  
آپ انتہائی بہادر تھے اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ  
وسلم آپسے بینتہ محبت کرتے تھے۔ خلفاء-ی-رشیدین م  
آپ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے قریبی  
رشتیدار تھے۔

1. شیعہ: وہ جو تمہیں جلال بخشتے ہیں۔
2. اہل سنت وال جماعت: قرآن اور حدیث کی روشنی م آپکو ماننے والے
- **نام اور نسب:** علی بن ابو طالب (ابڑے مناف (بن عبدال مطالب بن ہاشم۔ آپکا نسب سائیڈی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب س ملتا تھا کیونکہ حضرت علی، اللہ کے نبصلی اللہ علیہ وسلم کے چچرے بھائی تھے۔



- والدا کا نام : آپکی ولیدہ کا نام فاطمہ بنت اساد بن .  
ہاشم بن ابرے مناف تھا
- ولادت (برتھ) : 13 رجب, اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ملنے کے 10 سال پہلے (13 ستمبر , 601 اد) مکہ م آپکی پیدائش ہوئی.

:Kunniyat .

(1) ابو الحسن

(2) ابو سبطین

ابو طراب (3)

ی لقب (ابو تراب) حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا اور حضرت علی اس نام سے بلائے جانے کو پسند کرتے تھے.

یک دین حضرت علی اور حضرت فاطمہ م کچھ جھگڑا ہو گیا اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اور حضرت فاطمہ سے پوچھا علی کہیں ہیں

حضرت فاطمہ نے بتایا کی و ناراض ہو کر مسجد چھلے گئے ہیں اور دوپہر م قیلولہ کے لیے بھی غر نہی آئے



اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد گئے اور حضرت علی کو زمین پر لیٹے دیکھا انکی پیٹھ پر مٹی لگی تھی۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھول صاف کی اور کہا اٹھ جا ابو تراب۔

(صحیح بخاری: 430)

. لقب:

(1) امیر المومنین

حیدر (2)

. □□□□□□ □□ □□□ □□□□□:

1) انتہائی زیادہ بہادر

2) عادل (انصاف کرنے والے)

3) اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دامد تھے

4) اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے قریبی رشتیدار تھے۔



5) 10 سال کی عمر میں وہ بچھڑوں پر ایمان لانے والے پہلے شخص تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی گھر میں (۶) پلے بڑھے اور ان کی پرورش ہوئی۔

صاحبے لیواور رسول اسلامی جنگوں م زیادتر جھنڈا (7) اٹھانے والے۔

. □□□□□□□□ □□□ □□□□□□□□

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی 9 بیویاں اور 20 اولادیں تھیں، 14 بیٹے اور 6 بیٹیاں۔

جب تک حضرت فاطمہ حیات تھیں تب تک آپنے دوسرا نکاح نا کیا اور یک وقت پر آپکی 4 بیویاں ہوتی تھیں۔

(1) حضرت فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم  
ان لوڈنگ

(1) حسن (2) حسین (3) محسن (4) زینب کبری بمقابلہ ام کلثوم کبری

(۲) ام بنت بنت حزم  
ان لوڈنگ



1) عباس (2) جعفر (3) عبدالله (4) عثمان

3) لیلی بنت مسعود  
ان لوڈنگ

1) عبد الله دوم) ابوبکر

4) اسماء بنت عمیس  
ان لوڈنگ

1) یحییٰ دوم) محمد اصغر

5) صحبہ بنت زمعه  
ان لوڈنگ

1) عمر (2) رقیہ

6) ام سعید  
ان لوڈنگ

1) ام حسن ۶ رملہ

7) حیات  
علاذ



(i) جیریا

(8) امہ بنت ابو العاص

علاؤ

(1) محمد اوست

(9) خولہ بنت جعفر

علاؤ

محمد بن حنفیہ (1)

. □□□□ □□□ □□□□□ □□ □□□ □□□□:

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی (1)  
اللہ عنہ کو و مقم دیا جو موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون  
تھے۔

غزوہ ی-تبوک م اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے  
حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عورتوں اور بچہوں کی  
حفاظت کے لیے مدینہ م روکنے کو کہا۔ حضرت علی نے  
اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم س جنگ م ساتھ لی





چلنے کی گزارش کی کیونکہ منافق حضرت علی کا مذک بنانے لگے تھے

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی س کہا  
تو میرے لیے ویسہ ہائی جیسے موسی کے لیے ہارون تھے، پر  
میرے باد کوئی نبی آنے والا نہی۔

(صحیح بخاری: 4416)

اللہ اور اسکے رسول، حضرت علی س محبت کرتے تھے (2)  
اور حضرت علی اللہ اور اسکے رسول س محبت کرتے تھے  
اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ-ی-کرم س  
کہا کل مین ایسے انسان کے ہاتھ م جنگ کا جھنڈا ڈونگا  
جو اللہ اور اسکے رسول س محبت کرتا ہائی اور جسے اللہ  
اور اسکے رسول محبت کرتے ہیں۔

صحابہ-ی-کرم صوبہ کے وقت اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ  
وسلم کی خدمت م حاضر ہیو اور آس لگائے رہے کی و  
!شخص کاؤں ہوگا

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، علی کہن  
ہائی؟



صحابہ کرام نے کہا کہ ان کی آنکھ میں تکلیف تھی۔

آپ نے کہا انہی بلاؤ۔ جب حضرت علی آئے تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لواے داہن (سلیوا) انکی آنکھ پر لگایا۔ حضرت علی کہتے ہیں اسکے باد ایسا لگا منو کوئی تکلف ہی نا تھی۔

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے ہاتھ م جھنڈا دیا اور ارشاد فرمایا: جنگ کے پہلے اسلام کی دعوت دینا۔ تیرے ذریعے اللہ نے کیسی کو ہدایت دے دی تو تیرے لیے سرخ انٹنی س بہتر ہائی۔

(صحیح بخاری: 3702)

اللہ اور حضرت جبریل علی س محبت کرتے تھے (3)

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ س کہا کہ جبریل کہے ہیں کی مین علی س محبت کرتا ہن۔ حضرت علی نے کہا کی مینے ایسا کاؤں سا عمل کیا ہائی جسے جبریل مجھسے محبت کرتے ہیں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کی جبریل س اوپر اللہ بھی تجھسے محبت کرتا ہائی۔



[پب نام: 8145]

4) اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا میں جسکا والی  
ہن و علی کو بھی اپنا والی مانتا ہائی  
(مسند احمد: 22961)

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم (5)  
نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کی  
اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ سے دعا کی ہے اللہ  
ربول الامین علی کی مدد کر، ہے اللہ ربول الامین علی کو  
عزت عطا کر۔

[PubName: 5133]

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی پر بھروسا (6)  
کرتے تھے۔  
اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرات کے وقت اپنے  
بستر پر لوگوں کی امانت لوٹانے کے لیے حضرت علی رضی  
اللہ عنہ کو لٹایا۔



زیادتر جنگوں م مبارزت کرنے والے حضرت علی ہوتے (7)  
تھے۔

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ (8)  
عنہ س بہوت محبت کرتے تھے  
اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : میں علی  
س ہن علی مجھ سے ہائی۔

(ترجمہ: 3712)

. □□) □.□( □□□□ □□□ □□ □□□ □□□□  
□□□□ □□□□□

ذہج, 35 ہجری اپکو خلافت ملی اور 5 سال آپکی 12  
خلافت رہی۔ عثما-ی-غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے  
باد ان 5 لوگوں م س کیسی کو خلیفہ بنایا جانا تھا جنکے  
; نام حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بتائے تھے

i) Hazrat Ali bin Abi Talib رضی اللہ عنہ



ی) حضرت طلحہ بن یوبیڈ اللہ رضی اللہ عنہ

iii) Hazrat Zubair bin Awwam رضی اللہ عنہ

iv) Hazrat Abdurrahman bin Auf رضی اللہ عنہ

و) حضرت سعد ابن ابی وقص رضی اللہ عنہ

سبھی لوگوں کی رضامندی سے حضرت علی کو خلیفہ بنایا گیا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد مدینہ منورہ میں خوف و ہراس کی فضا پیدا ہو گئی کیونکہ مدینہ کے ایک بڑے حصے پر خوارج کا قبضہ تھا اور صحابہ کرام جنگ کے سلسلے میں مدینہ سے باہر تھے، ایسے ماحول میں حضرت علی نے خلافت کی ذمہ داری سنبھالی۔

سال تک اپنی حکومت رہی اور ی پورا وقت آپسی 5 جنگوں م گزر گیا۔



. حضرت علی کی خلافت کے بادے کام اور واقعات  
حضرت علی کے زمانے میں ایک جنگ ہوئی جس میں  
مسلمان ایک دوسرے کے خلاف کھڑے ہوئے اور ان  
جنگوں میں مسلمانوں نے مسلمانوں کا خون بہایا۔

### جنگ جمال (1)

حضرت عثما غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے باد امیر  
معاویہ نے حضرت عیشا، حضرت طلحہ، حضرت زبیر  
اور دوسرے صحابہ کی موجدگی م کہا کی حضرت عثما  
غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کا کیساس لیا جائے

حضرت علی اور معاویہ کے بچ اختلاف ہو گیا کیونکہ  
حضرت علی حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہیو ایسا نہی  
کرنا چاہتے تھے۔

اختلاف اتنا بدھ گیا کی اسکے نتیجے م امیر معاویہ اور  
حضرت علی کے بچ جنگ ہو گائی اور مسلمانوں کا خون  
بہا۔

## (2) جنگ-e-Sifeen

یہ جنگ حضرت علی اور امیر معاویہ کے درمیان بھی ہوئی تھی۔ دو آدمیوں کو بات چیت کے لئے بھیجا گیا اور جنگ ختم ہو گئی۔

دارول خلافت کو مدینہ سے ہٹا کر کوفہ (عراق) م (3) شفٹ کیا گیا

خوارج اور شیعہ کا ظاہر ہونا (4)

### . Hazrat Ali ؑ ؑ ؑ ؑ ؑ ؑ ؑ ki shahadat

کوفہ م حضرت علی کو 17, رمن 40 ہجری (24 جنوری 661 اد) 60 سال کی عمر م عبدالرحمن بن ملجم نے فجر کی نماز کے وقت سیر پر تلوار مار کر شہید کر دیا۔

. شیا

لغوی میں آنا: شیعہ کا لغوی میں آنا یہ مددگار

اصطلاحی ما'آنا: ہر و انسان جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تینو خلیفے سے زیادہ افضل مانتا ہائی اور ی عقیدہ رکھتا ہائی کی خلافت کا حق حضرت علی کا تھا جسے چھپ لیا گیا یوس شیعہ کہتے ہیں۔



شیعیت کی بنیاد ڈالنے والا شخص عبداللہ بن صبا .  
یہودی تھا.

**سوال :** شیع نے حضرت علی کو ہی کیوں چنا؟

جواب: حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے داماد تھے اور آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سب سے پیاری بیٹی کے شوہر تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے بہت محبت کرتے تھے اس لیے یہودی ان کا نام لے کر کوئی بھی سازش کر سکتے تھے جسے کوئی رد نہیں کر سکتا۔

شیعوں کے مش'حور فرقے

(1) بوہرہ

(2) زیدیہ

(3) اسنان عشریہ

(4) امامیہ

جعفریہ (5)





## ۔ شیعوں کے بنیادی عقیدے

### 1) پنجتانی میں عقیدہ ہے

شیع محمد، علی، فاطمہ، حسن اور حسین کو مانتے ہیں  
بقی صحابہ کو مرتد مانتے ہیں

### 2) خلافت کا عقیدہ

شیع ی عقیدہ رکھتے ہیں کی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ  
وسلم کے باد خلافت کا حق حضرت علی کا تھا جسے انسے  
چھینکر حضرت ابوبکر صدیقی، حضرت عمر بن خطاب  
اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دے دیا گیا

**رد:** اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات م  
جب بیماری کی شدت بدھ گائی تو حضرت ابوبکر صدیقی  
رضی اللہ عنہ کو اپنی جگہ امامت کرنے کے لیے پسند کیا  
اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم  
کی حیات م حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ نے 17  
نمازیں پڑھائیں

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا س رخصتی کے باد  
صحابہ-ی-کرم نے حضرت ابوبکر صدیقی کے ہاتھ پر



بیٹ لیکر انہی خلیفہ چنا، حضرت علی بھی انمی شامل تھے۔

حضرت عیشا رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں کی اللہ کے نب کے مرزول موط م جب نماز کا وقت آیا اور اذان دی گائی تو آپ نے فرمایا ابوبکر س کہو لوگوں کو نماز پڑھائیں

ی اس باط کی دلیل ہائی کی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے باد خلیفہ بین کا حق حضرت ابوبکر صدیقی رکھتے تھے۔

(صحیح بخاری: 664)

(4) امام عقیدہ

شیعوں کا عقیدہ ہے کہ کل 12 امام ہیں اور وہ سب معصوم ہیں، یعنی ان کے ساتھ کوئی غلطی نہیں ہو سکتی۔

اس میں 12 امام ہیں۔

(1) حضرت علی

(2) حضرت حسین رضی اللہ عنہ

(3) حضرت حسن علیہ السلام



حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ

(5) محمد باقر

(6) جعفر صادق

(7) موسیٰ کاظم

(8) علی رضا

(9) محمد جواد

(10) علی ہادی

حسن عسکری (11)

تھ امام کو شیعہ امام-ی-غائب کہتے ہیں انکے بارے م 12  
انکا عقیدہ ہائی کی و قیامت کے قریب ظاہر ہونگے

تقیہ کا عقیدہ (5)

تقیہ کا مطلب ہائی چھپانا اور شیعوں کا ایسا عقیدہ ہائی  
کی سامنے والے کو دیکھ کر اس جیسے بان جاو اور اپنا  
عقیدہ ظاہر نا کارو۔



**منسوخی:** اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو کوئی اور چیز ظاہر کرتے ہیں۔

"اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد: اللہ ت'علا کے نزدیک سب سے برا انسان وہ ہے جو ڈو چہرے لی کر گھوم۔"

(صحیح بخاری: 7179)

قرآن مکمل نا ہونے کا عقیدہ (5)

شیعوں کا عقیدہ ہائی کی قرآن مکمل نہی ہائی اور حضرت علی کی فضیلت والی آیتوں کو خلیفے نے چھپا لیا۔

**منسوخی:** اللہ رب العالمین نے قرآن کی حفاظت کی ذمہ داری اپنے اوپر لے لی ہے، اس لیے قرآن سے کچھ چھپانا ممکن نہیں ہے۔

میں اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کے قابل نہیں ہوں گا۔  
"ہم نے ہی اس قرآن کو نازل فرمایا ہائی اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔"



## (سورة الحجر: 9)

6) مرتد منا سے صحابہ کرام تک

شیعہ تمام صحابہ کرام کو مرتد کہتے ہیں سوائے چند صحابہ کرام کے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دنیا سے چلے جانے کے بعد وہ مرتد ہو گئے اور اپنی مجلس میں ان کی شان و شوکت کو بدنام کرتے ہیں۔

درجہ:

ی (اللہ ت'علا پہلے پہل ایمان لانے والے صحابہ س راضی ہوا اور و اللہ س راضی ہیو

والطالة التلاء و الاعاء، وعلاء، وعلاء، علاء، وعلاء،  
علاء، علاء، وعلاء، علاء،

"اور مہاجرین اور انصار میں س جو لاگ پہلے ایمان لائے اور جنہوں نے نیکی کے ساتھ ان کی پیروی کی، اللہ ان سب س راضی ہو گیا اور و اس س رازی ہیں اور اللہ نے ان کے لیے ایسے باغات طیار کر رکھے ہیں جنکے نیچے نہریں بہتی ہیں، جن م و ہمیشہ ہمیشہ رہینگے۔"

## (سورة التوبه: 100)



ی (اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ-ی-کرم کو برا بھلا کہنے سے منع کیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میرے ساتھیوں کو گالی ان نہ دو، میرے ساتھیوں کو گالی ان نہ دو، اگر تم میں سے کوئی احد کے پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو تم میرے مٹھی بھر ساتھیوں کے خرچ تک نہیں پہنچ سکو گے۔"

## (7) بدہ کا عقیدہ

ان کا ماننا ہے کہ چیزیں اللہ کی طرف نازل ہوتی ہیں یعنی انہیں اچانک معلوم ہو جاتا ہے۔

رد: اللہ ت'علا کو ہر چیز کا علم ہائی

## رجا'ات کا عقیدہ (واپس لوٹنے کا عقیدہ) (8)

شیع عقیدے کے مطابق حضرت علی رضی اللہ عنہ دنیا م واپس لوٹینج۔

اللہ کی راہ میں شہید ہونے والوں کی روحیں جنت کے پرندوں میں ہیں اور جنت میں جہاں چاہیں کھاتے پیتے ہیں۔



ان کے رب نے ان سے پوچھا کہ کیا تم کسی چیز کی خواہش رکھتے ہو؟

انہوں نے کہا کہ ہم کیا چاہیں گے کہ ہم جنت میں جہاں چاہیں وہاں گھومیں اور کھائیں پیئیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس سے تین مرتبہ پوچھا، جب اس نے دیکھا کہ جب اس نے جواب نہیں دیا تو اسے بخشا نہیں جائے گا تو اس نے جواب دیا:

اے ہمارے رب! ہم چاہتے ہیں کہ ہماری روحیں ہمارے جسموں میں لوٹ آئیں تاکہ ہم تیری راہ میں دوبارہ شہید ہو جائیں۔ جب اللہ دیکھے گا کہ ان کے لیے کوئی اجر نہیں ہے تو انہیں چھوڑ دیا جائے گا۔

(صحیح مسلم)

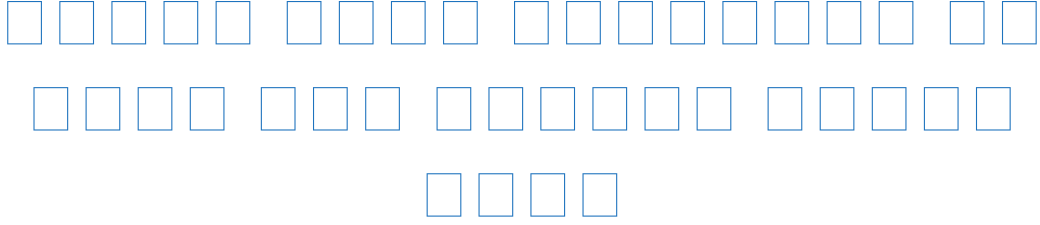
اشارہ مبشرہ (عشرہ مبشرہ (و 10 صحابہ) ر. انہما (ہیں جنکو نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں ہی جنت کی بشارت) خوشخبری (دی تھی. ی صحابہ اسلام کے بوہوٹ آزیم اور مقرب) نزدیکی (لاگ تھے



یہ رہے ان 10 صحابہ کے نام

- ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
2. عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ)
3. عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ)
4. علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ)
- حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ
- زیر بن العوام رضی اللہ عنہ
- عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ
8. سعد بن ابی وقاص (رضی اللہ عنہ)
- سعید بن زید رضی اللہ عنہ
- ابو عبیدہ بن الجراح (رضی اللہ عنہ)





[حضرت ابو حریرہ (رضی اللہ عنہ) س روایت ہائی کی  
ایک روز حضرت جبرئیل (علیہ السلام) رسول-ال-اللہ  
(صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور  
عرض کیا: "سیدہ خدیجہ (رضی اللہ عنہا) برتن ہاتھ  
میں لیے تشریف لا رہی ہیں جسمے کھانے پینے کے لیے کچ  
ہائی, جب وہ آپ کے پاس آ جائے تو انہی اللہ رب-ال-  
عزت کا اور میرا سلام کہنا اور جنت میں ایک ایسے غر کی  
بشارت دینا جو ماروارید کا بنا ہوا ہائی اور اسکو یاقوت  
س آراستہ کیا گیا ہائی, پور سکھوں ایسا کی عثمیں کوئی  
شور-و-غل نا ہوگا اور نا ہی عثمی مہنت-و-مشقت کی  
تھکن ہوگی"

(بخاری شریف)

---

وفا کی تصویر, سچھائی کی خوگر, مجسمہ-ی-اخلاق,  
پاکیزہ سیرت-و-بلند کردار, گداز دل, جان پور-سوز

فہم-و-فراست, عقل-و-دانش اور جوڈ-و-سخہ کی پیکار  
ناز-و-نی'ام میں پالی ہوئی, دولت جسکے انگن میں حوا کی  
تارہ برستی رہی, جسے سب س پہلے اسلام قبول کرنے کا  
شرف حاصل ہوا, جسے اللہ رب-ال-عزت نے جبریل  
(علیہ السلام) کے ذریعے اسمان س سلام بھیجا, جسے  
سب س پہلے جنت کی بشارت دی گئی, جسے حبیب-ی-  
کبریا (علیہ السلام) کی صحبت میں جو 20 سال اور چند  
ماہ رہنے کی سا'عادت حاصل ہوئی, جسکے غر میں اسمان  
س و'ہی نازل ہوتی رہی, جس نے شیعب-ی-ابی طالب  
میں رسول-ال-اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ  
محصور رہ کر رفاقت, محبت, عرفتگی اور ایثار کا مثالی  
کردار پیش کیا, جس نے اپنی ساری دولت رسول-ال-اللہ  
(صلی اللہ علیہ وسلم) کے قدموں میں ڈھیر کر دی  
جسکی قبر ہدی-ی-برحق (صلی اللہ علیہ وسلم) دفن  
کرنے س پہلے خود اترے اور لہڑ کا با-چشم-ی-خود  
جائزہ لیا اور اپنے ہاتھوں س جساد-ی-ات'ہر کو قبر میں  
اتارا. سرور-ی-عالم کی ہمدرد, غم-گسار, رفیق-ی-  
, حیات, کھاتوں-ی-جنت, فاطمة-عز-زہرا کی ولیدہ  
نوجوان-ی-جنت حسین کی نانی, امیر-ال-مؤمنین ظل-  
نورائیں (ہولڈر اوف ٹوہ لائٹس) عثمان بن افان اور امیر-  
ال-مؤمنین علی-ال-مرتضیٰ کی خوش دامن جسے طریق



میں سیدہ تاپیرا صدیقہ خدیجہ-تول-کبریٰ کے نام س یاد  
کیا جاتا ہائی.

آئیے اس کھاتوں-ی-جنت کی رشک بھری زندگی کا دل  
اواعظ تذکرہ طریق کے آئیے میں دیکھتے ہوئے اپنے تاریک  
ڈیلوں کو روشنی باہم پہنچائیں.

---

حضرت عبداللہ بن اباس (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ  
ایک روز رسول-ال-اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے زمین  
پر چار لکیریں لگائی اور فرمایا کی تم جانتے ہو ان لکیروں  
س کیا مراد ہائی؟ سب ہم نشین صحابہ کرم (رضی اللہ  
عنہ) نے ادب-و-احترام س عرض کیا: اللہ اور اسکے رسول  
ہی بہتر جانتے ہیں، اپنے فرمایا ان لکیروں س کائنات کی  
افضل-و-برتر چار خواتین مراد ہیں، جن کے نام ی ہائی:

1: خدیجہ بنت خویلد

2: فاطمہ بنت محمد

3: مریم بنت عمران

## آسیہ بنت معظم (فرعون کی بیوی): 4

حضرت خدیجہ بنت-ی-خوئلد (رضی اللہ عنہا) کو عم-ال-مؤمنین ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔ حضرت فاطمہ-عز-زہرا (رضی اللہ عنہا) کو لسان-ی-رسالت نے خواتین-ی-جنت کی سردار ہونے کا مزدا جانفیزا سنایا۔ حضرت مریم بنت-ی-عمران کو حضرت ایسا (علیہ السلام) کی ولیدہ ہونے کا اعزاز نصیب ہوا۔ جنہے اللہ رب-ال-عزت نے اپنی حکمت-ی-بلیغہ س بغیر باپ کے پیدا کیا۔ ایشیا بنت-ی-مزاہم کے آنگن میں بر-گزیدہ پیغمبر حضرت موسی (علیہ السلام) نے پروارش پائی، اسنے پھراؤں کو یہ مشورہ دیا تھا کی موسی کو اپنا بیٹا بنا لیں جب کہ پھراؤں بانی اسرائیل کے بچوں کا قتل-ی-عام کر رہا تھا، اس کھاتوں-ی-جنت نے صرف موسی (علیہ السلام) کی پروارش کرنے کی سا'عادت ہی حاصل نہی کی بلکہ انکی نبوت کو تسلیم کرتے ہوئے اللہ (سبحانہ-و-ت'علا) پر ایمان لانے کا اعزاز بھی حاصل کیا۔

حضرت عیسا (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں کہ رسول-ال-اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) جب بھی خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کا تذکرہ کرتے تو بوہوٹ زیادہ تعریف-و-توصیف فرماتے۔ میرے سامنے اکثر-و-بیشتر انکے احسانات کا تذکرہ کرتے۔ ایک دین مین نے نسوانی غیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا: آپ اکثر-و-بیشتر سرخ چوڑی جڑے والی بڑھیا کا تذکرہ کرتے رہتے ہیں، حالانکہ اللہ ت'علا نے آپکو اس س بہتر بیوی عنایت کر دی ہائی۔ میری یہ تلخ باط سن کر آپ رنجیدہ خطیر ہوئے اور لمبی آہ بھر کر ارشاد فرمایا:

ابھی تک اسے بہتر بیوی مجھے نہی ملی، عیسا سنو وہ" مجھ پر اس وقت ایمان لائی، جب عام لوگوں نے میرا انکار کیا، اسنے ایسے وقت میری تصدیق کی جب بیشتر لوگوں نے مجھے جھٹلایا، اسنے اپنے مال-و-دولت س میری مدد کی جبکہ دوسروں نے مجھے جی بھر کر ستایا اور اللہ سبحان-و-ت'علا نے اس س مجھے اولاد کی "نعمت بھی آتا کی"

سیدہ تاپیرا خدیجہ-تول-کبریٰ رضی اللہ عنہا (556ء) کو مکہ معظمہ میں پیدا ہوئیں۔ آپکی ولیدہ کا نام فاطمہ بنت-ی-زید بن عاسم تھا، اور ولید کا نام خوائلد بن اساد، بن عبدال اوزا تھا۔ یہ قریش کا ہر دل عزیز سردار تھا اسکا پیشا تجارت تھا، مال-و-دولت کی فراوانی تھی، اسکا انتقال مشہور-و-معروف جنگ-ی-فجار میں ہوا۔

خدیجہ (رضی اللہ عنہا) نے ہوش سنبھالتے ہی غر میں پیسے کی ریل پائل دیکھی، جواں ہوئیں تو انکا نکاح ابو حالہ مالک بن نبش بن زرارہ تمی'می س ہوا۔ اس س آپکے یہاں حالہ اور ہند پیدا ہوئے۔ خدیجہ اپنے خاوند کو بہوت بدے تاجر کے روپ میں دیکھنا چاہتی تھیں، اس لیے اہتمام بھی کر دیا گیا تھا۔ مالی وسائل کی بھی کوئی کمی نہی تھی، لیکن اسکی زندگی نے وفا نا کی اور وہ ڈاگ-ی-مفرقت دیتے ہوئے دا'آئی-ی-اجل کو لبیک کہ گیا۔ کچ عرصے باد عتیق بن ای'از بن عبداللہ مخزومی کے ساتھ نکاح ہوا، اور اسنے انکے یہاں ایک بیٹی ہندا پیدا ہوئی، لیکن اسکے ساتھ نباہ نا ہو سکا اور ڈونو میں علیحدگی ہو گائی۔ اسکے باد خدیجہ (رضی اللہ عنہا) نے اپنی تمام تار توجوہ اولاد کی تربیت اور تجارت کے فروغ میں صرف کرنا شورو کر دی، کاروبار میں اس قدر ترقی اور وس'ات ہوئی کی دیکھتے ہی دیکھتے قریش کی بہوت

بدی مال دار کھاتوں بان گائیں۔ انکا طریقہ کاری تھا کی مہنتی، دیانت دار اور سلجھے ہوئے افراط کو مضربیت کی بنیاد پر مال-ی-تجارت سپرد کارٹن اور یہ انسے مال لی کر شام کی منڈی میں فروخت کرنے کے لیے لی جاتے اور وہاں س مال خرید کر مکہ کے منڈی میں لیٹ اور جو نفا حاصل ہوتا عثمانی س نصف انکو دے دیا جاتا، جب خدیجہ (رضی اللہ عنہا) نے مکہ معظمہ میں حضرت محمد بن عبداللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی دیانت امانت اور حسن-ی-اخلاق کا چرچہ سنا تو آپکی خدمت میں پیغام بھیجا کہ اگر آپ میرا مال-ی-تجارت شام لی جانا پسند فرمائے تو مجھے بہت خوشی ہوگی۔ اپنے یہ پیش-کش با'خوشی قبول فرمائی، خدیجہ (رضی اللہ عنہا) نے اپنا غلام معیصرہ آپکی خدمت کے لیے ہمراہ کر دیا۔ آپ مال لیکر شام تشریف لی گئے تو وافر مقدار میں نفع حاصل ہوا، خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کے غلام معیصرہ نے دوراں-ی-سفر بعض عجیب-و-غریب مناظر کا مشاہدہ کیا، جس س اسکی حیرت کی کوئی انتہا نا رہی، معیصرہ آپکے حسن-ی-اخلاق، طرز-ی-کلام، سنجیدگی کھنڈا پیشانی اور گفتار کی شیرینی س اس قدر متصر ہوا کی آپکا دل-و-جان س گرویدہ ہو گیا۔



شام س واپس آتے ہوئے رسول-ی-اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) کچ ڈیر ارام کے لیے درخت کے نیچے تشریف فرما ہوئے ایک مشہور-و-معروف نستو'یورا نامی یہودی راہب دیکھ رہا تھا، اسنے معیصرہ کو اپنے پاس بولا کر پوچھا کہ وہ درخت کے سائی میں جلوا افروز ہونے والا کاؤں ہائی؟ معیصرہ نے پوری تفصیل کے ساتھ صوب کچ یوس بتا دیا، اسنے کہا میری باط یاد رکھنا، یہ مستقبل میں نبوت کے آ'علا مقام پر فایز ہوگا کیونکہ اس درخت کے نیچے آج تک نبی کے علاوہ کوئی دوسرا سستانے کے لیے نہی بیٹھا۔

یہ باط سن کر معیصرہ کو تجب کے ساتھ ساتھ بے-پانہ مسرت بھی ہوئی کی مین کتنا خوش نصیب ہن، مجھے عظیم ہستی کی رفاقت کا شرف حاصل ہوا ہائی۔ دوراں-ی-سفر معیصرہ نے شام س مکہ تک یہ حیرت انگیز منظر بھی دیکھا کے ڈو فرشتے آپکے سر پر سائی کے لیے سائبان تانے جا رہے ہیں تکہ دھوپ کی وجہ س آپکو کوئی تکلیف نا ہو۔

معیصرہ نے مکہ واپس پہنچنے پر سفر کی مکمل روئیداد سیدہ خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کے گوش گزار کی۔ یہ ساری دل پزیر داستان سن کر وہ دلی طور پر بہوت



متاثر ہوئیں اور وہ اس نہج پر سوچنے لگی کیونکہ نا  
آپ کو اپنا سرتاج اور دل کا محرم بنانے کی معاد'دیبا نا  
التماس کی جائے، اگر منظور ہو جائے تو زہ-ی-نصیب ہیں  
لیکن اسکا اظہار کیسے ہو؟ کیونکہ میں نے تو سرداران-  
ی-قریش میں س ہر ایک کی پیشکش کو ٹھکرا دیا تھا  
میں نے تو کیسی کو بھی پرکھ کی حیثیت نہی دی  
سرداران-ی-قریش کیا کھنگے، معلوم نہی خاندان کے افراط  
کا کیا رد-ی-عمل ہوگا؟ یہ بھی پاتا نہی کہ میری یہ  
پیشکش شرف-ی-قبولیت حاصل کرتی ہیں یا نہی

انہی خیالات-و-افکار میں شب-و-روز گزرنے لائے، دل  
اچھات رہنے لگا، ایک رات خواب آیا، کیا دیکھتی ہیں کی  
چمکتا ہوا سورج غر کے آنگن میں اتر آیا ہائی، جس س  
پورا غر جگمگا اٹھا، آنکھ خولی تو حیرت کی انتہا نا  
رہی۔ تورات-و-انجیل کے مشہور معروف عالم ورقہ بن  
نوفل س خواب کی تعبیر پوچھی، ی خدیجہ کے چچا زاد  
بھائی تے اور نا-بہنا ہو چکے تھے، انہو نے خواب سنکر  
مسکراتے ہوئے کہا: خوش ہو جاو ی چمکیلا سورج  
تیرے غر کے سامنے اترتا دکھائی دیا ی نور-ی-نبوت ہائی  
جو تیرے نصیب میں ایگا اور تم اس س فیض حاصل  
کروگی۔

اس خواب کے باد خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کے قلب-و- نظر میں حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا خیال چا گیا اور آپ کی محبت رگ-و-ریشے میں سرایت کر گئی، لیکن کچ سوجھائی نا دے رہا تھا کی کس تارہ آپ تک پیغام پہنچایا جائے۔ خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کی ایک گہری ساحلی نفیسہ بنٹ-ی-منابہ اس ساری سورت-ی-حال س آگاہ تھی، ایک دین اسنے از راہ-ی-مذاق کہا: اللہ رے ی دل نشین خاموشی، یہ پور اسرار سکوت، فضاؤں میں اداس نگاہوں کی دل فارب گردش، یہ بجھی بجھی طبیعت، یہ اداسی اور گھوٹن اور یہ خود کلامی کے بے-چائیں لمہے۔ کچ بولو تو ساحی اس تارہ اٹھکیلیاں کرتے ہوئے ایک دام سنجیدہ ہو کر کہنے لگی: جانے ڈو یہ بھی کوئی کام ہائی مشکل تو مین حال کیے دیتی ہن، وہاں س اٹھی سیدھی حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس چالی گائی، سلام عرض کیا، خیریت دریافت کی اور کہا: ایک ذاتی سوال اگر محسوس نا کریں تو عرض کارون۔

اس نے کہا: ہاں کیا بات ہے؟

دعا: تم نے ابھی تک شادی کیوں نہیں کی؟



انہوں نے کہا: میرے پاس اتنی مالی گنجائش نہیں ہے جس سے شادی کی ضروریات کو پورا کیا جا سکے۔

اسنے کہا: اگر میں ایک مال دار، خاندانی اور حسین-و-جمیل کھاتوں کی نشان-ڈھی کارون جو آپ س شادی کرنے کی دلی رغبت رکھتی ہائی، کیا آپکو منظور ہائی؟

اس نے کہا: یہ کون ہے؟

درخواست: خدیجہ بنت خویلد (رضی اللہ عنہا)

آپنے فرمایا اگر وہ رضامند ہیں تو مجھے قبول ہائی۔ یہ جواب سن کر نفیسہ خوشی س جھوم اٹھی اسی وقت جاکر اپنی ساحلی کو مسرت بھرا پیغام سنایا تو اسکے نصیب جاگ اٹھے، اسکا انگ انگ مسرت-و-شادمانی س جھوم اٹھا۔

حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عمر اس وقت بارس تھی اور خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کی عمر 25 40 بارس، آپکے چچا ابو طالب اور امیر حمزہ خدیجہ کے چچا عمر بن اساد کے پاس شادی کا پیغام لی کر گئے، شادی کی تاریخ مقرر ہوئی، طرفین س عزیز-و-آخر اب اکھٹا ہوئے۔ رسول-ال-اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی رضائی

ولیدہ حلیمہ سعدیہ کو بھی اس خوشی کی تقریب میں بطور-ی-خاص بلایا گیا، جب وہ فریغ ہو کر واپس جانے لائے تو خدیجہ نے 40 بکریاں، ایک اونٹ اور بوہوٹ سا گھریلو سامان دے کر رخصت کیا، کیونکہ اسنے انکے سرتاج کو بچپن میں دودھ پلانے کی سا'عادت حاصل کی تھی۔

شادی کے باد دین تیزی سے گزارنے لگے۔ اللہ سبحانہ-و-ت'علا نے قاسم، عبداللہ، زینب، رقیہ، عم-ی-کلم اور فاطمہ جیسی ہونہار اولاد آتا کر کے انگن عباد کر دیا ہر طرف بہاریں ہی بہاریں اور ہر سو مسرت-و-شاد'معنی کے دلکش نظرے۔ لیکن آپ کی طبیعت دین بدین دنیا کی رعنائیوں س اچھات ہونے لگی آپ سال میں مکمل ایک ماہ دنیا و مافیہا س بے نیاز ہو کر گہار-ی-ہیرا میں مصروف-ی-عبادت رہنے لائے، وہاں پوری یکسوئی کے ساتھ ذکر-و-فکر میں مشغول رہتے۔ ایک روز اللہ کا کرنا ایسا ہوا کی کیسی نے آپکو بغل میں لیکر خوب دبایا، پھر چوڑ دیا اور کہا آئے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) پڑھو اپنے فرمایا: مین تو پڑھا ہوا نہی!! بھلا کیا پڑھوں! اسنے بار بار بغل میں دبا کر یہ جملہ دہرایا، اپنے ہر دفع اسکو



یہی جواب دیا، آخر میں اسنے ی الفاظ پڑھ کر سنائے جو  
قرآن-ی-حکیم کی زینت بنے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا معاملہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا معاملہ ہے  
جو کہ القاعلاء العلاء کے وسط میں ہے۔

"پڑھو آئے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے رب کے نام کے  
ساتھ جس نے پیدا کیا۔ جمے ہوئے خون کے لوتھڑے س  
انسان کی تخلیق کی۔ پڑھو اور تمہارا رب بدا کریم ہائی،  
جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا۔ انسان کو وہ علم دیا  
جسے وہ نا جانتے تھا"

اس کے بعد بغل گر غائب ہو گیا، اس دن آپ خوفزدہ  
ہو کر گھر آئے، آپ کا جسم کانپ رہا تھا۔ اس نے خدیجہ  
رضی اللہ عنہا سے کہا: مجھے ڈھانپنے کے لیے ایک کمبل  
دے دو، مجھے ڈھانپنے کے لیے ایک چادر دے دو۔ آپ کو  
کمبل دیا گیا، آپ روشنی کی طرف چلے گئے، جب آپ  
تھوڑا آرام کر رہے تھے تو انہوں نے کہا، "خدیجہ، مجھے  
اپنی جان کا خطرہ محسوس ہو رہا ہے۔"



وفا کی پیکار، صدق-و-وفا کی خوگر، رفیق-ی-حیاء نے  
تسلی دیتے ہوئے عرض کیا:

مت ڈرو میرے رب، اللہ تمہاری حفاظت کرے گا، تمہیں  
، کبھی مایوس نہیں کرے گا، کیونکہ تم سب مہربان ہو  
، ہمیشہ سچ بولتے ہو، دوسروں کا بوجھ اٹھاتے ہو  
تمہیں خوش آمدید کہتے ہو اور مصیبت زدہ لوگوں کی  
مدد کرتے ہو۔

اپنی ہمدرد اور غم گسر رفیق-ی-حیاء کی زبان سے یہ بتیں  
سنکر آپکے دل کو اطمینان ہوا تو خدیجہ آپکو اپنے ساتھ  
لیکر اپنے چچا زاد بھین ورقہ بن نوفل کے پاس گئیں  
ماجرا یوس کہ سنایا تو اسنے ساری داستان بدے گور سے  
:سنی اور یہ جواب دیا

گھرے-ی-ہیرا میں بغل گیر ہونے والا تو وہی مقدس  
پیغام رسا ہائی جو وہی لیکر حضرت موسیٰ (علیہ  
السلام) کے پاس آیا کرتا تھا، کاش اس وقت میری زندگی  
ہو جب قوم انہیں وطن سے نکل دیگی۔

آپنے تجب سے پوچھا کیا وقائع میری قوم مجھے وطن سے  
نکال دیگی؟



اسنے یقین بھرے انداز س کہا ہاں! طریق گواہ ہائی آپ  
جیسی ذمہ داری جسکو بھی ساؤنی گائی اسکی قوم نے  
اسکے ساتھ یہی سلوک کیا اگر مین زندہ رہا تو اس وقت  
آپکی بھرپور مدد کارونگا.

تاؤ'رات-و-انجیل کے ماہر ورقہ بن نوفل نے اس موقع پر  
خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کو مخاطب کرتے ہوئے یہ  
اشعار پڑھے:

فان یک حقا یا خدیجة فاعلمی  
حدیثک ایانا فاحمد مرسل  
وجبریل یاتیہ ومیکال معهما  
من اللہ روح بشرح الصدر منزل

آئے خدیجہ!! جو اپنے میرے ساتھ باط کی ہائی اگر یہ "  
حقیقت ہیں تو خوب اچھی تارہ جان لیجئے کی یہ قبیل-  
ی-ستائش اللہ کا پیغمبر ہائی, جبریل (علیہ السلام) اسکے  
پاس آتے ہیں اور ساتھ میکائیل فرشتہ بھی ہوتا ہائی  
, انکو اللہ کی جانب س روح-ال-امین بنا کر اتارا جاتا ہائی  
". جو آپکے لیے شاہ صدر کا بائیس بنتا ہائی



خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کے لکھت-ی-جگر قاسم اور  
عبداللہ تو بچپن میں ہی اللہ کو پیارے ہو گئے، اپنی  
لاڈلی بیٹی رقیہ زوجہ عثمان غنی کو حبشہ کی حجرات کے  
لیے دل پر پتھر رکھ کر رخصت کیا کیونکہ کفار کی طرف  
س اذیت ناک تکلیف س ڈو چار ہونا پڑتا۔ جب کفار-ی-  
مکہ نے دیکھا کہ ہمارا کوئی حربہ کار-گار سبیت نہی ہو  
رہا، اسلام کی شہرت روز-با-روز بڑھتی جا رہی ہیں تو  
انہوں نے باہمی مشورے س رسول-ال-اللہ (صلی اللہ  
علیہ وسلم) کے قبیلہ بنو ہاشم کے ساتھ مکمل سیاسی-  
و-اقتصادی بائیکاٹ کا فیصلہ کر لیا جسے طریق میں  
محاصرہ-ی-شیعب-ی-ابی طالب کے نام س یاد کیا جاتا  
ہائی۔ سیدہ تاپیرا خدیجہ (رضی اللہ عنہا) نے جسکی پوری  
زندگی ناز-و-نی'ام میں گزاری تھی، شیعب-ی-ابی طالب  
میں نہایت صبر-و-استقلال کے ساتھ تمام اقتصادی  
مشکلات-و-مصائب کا کھنڈا پیشانی س مقابلہ کیا، یہ  
الامناک واقعہ نبوت کے ساتویں سال پیش آیا۔ محاصرہ  
، اتنا شدید تھا کی بچے بھوک اور پیاس کی بینا پر بلبلا اٹھے  
اور بدوں کو درختوں کے پٹے خ کر گزارا کرنا پڑا، لیکن یہ  
ساری اندوہ'ناک تکلیف جا-نثار اسلام کو اللہ کی رہ س  
ہٹانے کا بائیس نا بان سکیں بلکہ فرزندان-ی-اسلام ایسی  
بھٹی س کندن بان کر نکلے۔



خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کے اوصاف-ی-حمیدہ اور اخلاق-ی-حسنہ اللہ ت'علا کو اس قدر پسند آیا کہ حضرت جبرئیل (علیہ السلام) کو آسمان سے بطور-ی-خاص سلام کہنے کے لیے بھیجا۔ صحیح بخاری میں حضرت ابو حریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہائی کہ: رسول-ال-اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: میرے پس جبرئیل (علیہ السلام) آئے، اور مجھے بتایا کہ خدیجہ (رضی اللہ عنہا) برتن اٹھائی آرہی ہیں اسمیں کچ کھانے پینے کا سامان ہائی، جب وہ آپ کے پس آئے تو یوس اللہ رب-ال-عزت کا اور میرا سلام کہنا، اور یوس جنت میں ایک ایسے غر کی بشارت دینا جو پیرے کا بنا ہوا ہوگا، اس پر یاقوت سے مینا کاری کی گائی ہوگی، نا عثمیں شور ہوگا، اور نا ہی کوئی مہنت مشقت ہوگی۔

سیدہ تاپیرا خدیجہ-تول-کبریٰ کے باتان سے رسول-ی-اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ڈو بیٹے اور چار بیٹیاں پیدا ہوئے، پہلے بیٹے کا نام قاسم رکھا گیا اور اسی مناصبت سے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنی کنیت ابول قاسم



رکھی اور دوسرے بیٹے کا نام عبداللہ رکھا اور یوس طیب اور تاہر کے لقب س بھی پکارا جاتا تھا۔ دونوں بیٹے بچپن ہی میں فوت ہو گئے۔ دوسرے بیٹے کی وفات پر جب کفار نے یہ کہنا شورو کر دیا کی اب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کوئی نام لیوا نہی رہا، تو اللہ رب-ال-عزت نے سورہ کوثر نازل کر دی۔ تیسرا بیٹا ابراہیم ماریہ قبطیہ کے باتان س پیدا ہوا۔ اسکی ابھی مدت-ی-رضا' ات ختم نہی ہوئی تھی کے ہوراں-ی-جنت-ال-فرداس کا جھولا جھلانے کے لیے راہی-ی-ملک-ی-ادم ہو گئے۔ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) جب یوس آخری وقت میں دیکھا تو سانس اکھڑ چکا تھا، اپنے گود میں اٹھایا، اور زبان-ی-:مبارک س ارشاد فرمایا:

یا ابراہیم لا نغنی عنک من اللہ شیئاً  
آؤ ابراہیم! حکم الہی کے سامنے ہم آپ کے کسی کام"  
" کے نہیں ہو سکتے۔

:پھر ارشاد فرمایا



لولا انه امر حق ووعد صدق وان آخرنا سيلحق اولنا لحزنا  
عليك حزنا هو اشد من هذا وانا بك يا ابراهيم لمحزونون  
تبكي العين ويحزن القلب ولا نقول ما يسخط الرب

ہم جانتے ہیں کہ موط عمر-ی-حق اور وعدہ-ی-صدق "  
کے ہائی، ہم جانتے ہیں کہ پیچھے رہ جانے والے بھی پہلے  
جانے والوں کے ساتھ جا ملنج، اگر ایسا نا ہوتا تو تب ہم  
ابراہیم کا غم اس س زیادہ کرتے۔ آنکھ روٹی ہائی، دل  
غمغین ہیں مگر ہم کوئی باط ایسی نا کھنگے جو رب  
"ت'علا کو نا پسند ہو

جس روز ننھے ابراہیم کا انتقال ہوا اسی روز سورج  
گراہن بھی ہوا۔ قدم عرب کا اعتقاد تھا کہ سورج چند  
کیسی بدیے آدمی کی موط س گراہن زادہ ہوتے ہیں۔ بعض  
مسلمانوں نے بھی کہنا شورو کر دیا کہ آج سورج ابراہیم  
کی موط کی وجہ س گھنایا ہائی، یہ باط سن کر رسول-ی-  
اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے خطبہ ارشاد فرمایا



ان الشمس والقمر لا يخسفان لموت احد من الناس  
ولكنهما آيتان من آيات الله فاذا رايتموها فصلوا

سورج اور چاند کسی انسان کی موت کو تاریک نہیں " کرتے، یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں "ہیں۔" جب تم زوال کو دیکھو تو دعا کرو۔

رسول-ی-اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) کی چروں بیٹیاں زینب، رقیہ، ام کلسم اور فاطمہ جوان ہوئی سب نے اسلام قبول کیا۔ حجرات کی سا'عادت حاصل کی۔ سیدہ زینب کی شادی ابول آس بن ربیع (رضی اللہ عنہ) سے ہوئی۔ سیدہ رقیہ کی شادی سیدنا عثمان بن افان (رضی اللہ عنہ) سے ہوئی، یہ فوت ہو گائی تو سیدہ عم-ی-کلسوم کا نکاح حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) سے کر دیا گیا، ایسی بینا پر ظل-نورائیں کے لقب سے پکارا جاتا ہائی سیدہ فاطمہ کی شادی علی (رضی اللہ عنہ) بن ابو طالب کے ساتھ کی گائی۔

تین بیٹیاں رسول-ال-اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زندگی میں فوت ہوئی لیکن سیدہ فاطمہ-توز-زہرا (رضی اللہ عنہا) آپکی وفات کے 6 ماہ باد راہی ملک-ی-ادم ہوئیں



## انا لله وانا اليه راجعون

خدیجہ (رضی اللہ عنہا) نے تمام بچھوں کی پروارش دیکھ بھال اور تربیت میں بدا اہتمام کیا اور جس غر میں ان قدسی صفات بچھو کی تعلیم و تربیت کا اہتمام کیا گیا یوسے عظمت رفعات اور برکت کے چاند لگ گئے کیونکہ تاویل عرصے تک رسول-ال-اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس غر میں قیام کیا، اس غر میں وہی کے ذریعے قرآن نازل ہوتا رہا۔

سید-ال-مرسلین، شفیع-ال-مزنبن، ختم-ال-نابیان حجرات تک اسی غر میں رہائش پزیر رہے۔ یہ عظیم-ال-شان غر اللہ ت'علا کی رحمتوں کے نوزول کا مرکز بان گیا۔

حجرات کے باد اس غر میں حضرت علی کے بھائی حضرت عقیل بن ابی طالب رہائش پزیر ہوئے، انسے یہ غر کتاب-ی-وہی امیر معاویہ بن ابی سفیان نے اپنے دور-ی-حکومت میں خرید کر وہاں مسجد تعمیر کروا دی۔ سبحان اللہ!! خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کے غر کو اللہ سبحانہ و-ت'علا نے ایسا شرف-ی-قبولیت بخشا کے قیامت تک کے لیے یوس سجدہ گاہ-ی-خلیق بنا دیا گیا۔

سیدہ خدیجہ (رضی اللہ عنہا) نے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ 2 رکعت نماز صوبہ اور 2 رکعت شام پڑھا کرتی تھیں۔ یہ اس وقت کا واقعہ ہائی، جب ابھی نماز فرض نہی ہوئی تھی، لیکن ایمان لانے کے باد طبیعت عبادت-ی-الہی اور ذکر-و-فکر کی طرف راغب تھی۔ عثمیں انہی روحانی لذت محسوس ہوتی۔ اشاس بن قیس کے بھائی عفیف ال کیندی بیان کرتے ہیں کہ، اباس بن عبود-ال- مطالب میرے گھرے دوست تے کیونکہ وہ اکثر-و-بیشتر عطریات خریدنے کے لیے یمن میں میرے پاس آیا کرتے تھے، ایک روز ہم مینا کے میدان میں کھاڑے تے کہ ایک خوبصورت جوان وہاں آیا، اسنے خوب تسلی کے ساتھ ہاتھ پاؤں دھوئے، اور سینے پر ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا، پھر ایک با وقار اورت آئی اسنے بھی ایسے ہی کیا، پھر ایک خوبصورت ہونہار چھوٹی عمر کا لڑکا آیا وہ بھی انکے ساتھ شامل ہو گیا، مین نے اباس س پوچھا: بھائی یہ کیا کر رہے ہیں؟ ی کونسا نایا ورزش کا طریقہء اختیار کر لیا۔

اسنے کہا: یہ نوجوان میرا بھائی عبداللہ کا بیٹا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہائی، اسنے ایک نئے دین کا ایلان کیا ہائی، اسنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہائی، اور یہ اس وقت اللہ کی عبادت کر رہے ہیں، یہ اورت اسکی بیوی خدیجہ ہائی



جو سلیقہ شیعر، دولت مند اور انتہائی دانش وار ہائی  
اسنے نئے دین کو قبول کر لیا ہائی، اور یہ بچا میرے بھائی  
ابو طالب کا بیٹا علی (رضی اللہ عنہ) ہائی۔ کچ عرصے باد  
حضرت اباس بن عبدال مطالب کا یہ یمانی دوست  
مسلمان ہو گیا تو افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا  
کاش اس روز نماز میں شریک ہونے والا چوتھا فرد میں  
ہوتا، اس سا'عادت س محرومی کا افسوس مجھے زندگی  
بھر رہیگا۔ کیسی نے کیا خوب کہا:

إذا خلت الهداية قلبا  
نشطت في العبادة اعضاء

جب رشد ہدایت دل میں اترتی ہے

تو جسمانی آ'ز عبادت میں چوکس ہو جاتے ہیں

،بحولہ عون العصر: 1/116، مجمع الزوید: 9/222  
(طبقات ابن سعد: 8/17)





خدیجہ (رضی اللہ عنہا) حجرات س تین سال پہلے 65 سال کی عمر میں دائی-ی-اجل کو لبیک کہتے ہوئے جنت-ال-فرداوس کے سفر پر روانہ ہو گائیں

انا للہ وانا الیہ راجعون

وفات س چند لمحات پہلے رسول-ال-اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کو نزع کی حالت میں دیکھتے ہوئے ارشاد فرمایا: آپ جس چیز کو نا پسند کر رہی ہیں اللہ ت'علا نے آپ کے لیے عثمیں خیر-و-برکت کے خزانے رکھے ہوئے ہیں۔ یہ سن کر انکی آنکھوں میں مسرت-و-شادمانی کی چمک پیدا ہو گائی۔ زندگی کے آخری لمحات میں خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کے نگاہیں رسول-ال-اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے چہرے پر گڑھی ہوئی تھیں کی انکی پاکیزہ روح قفس-ی-انصاری س پرواز کر گائی۔ مکہ معظمہ کی بالائی جانب مقم-ی-حجوں میں انکی قبر طیار کی گائی۔ رسول-ال-اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) با-ذات-ی-خود قبر میں اترے رفیق-ی-حیاء کے جساد-ی-اٹھار کو اپنے ہاتھوں س لہڑ میں اتارا



اس سال آپکو ڈو صدمے پائی دار پائی برداشت کرنا پڑے۔ پہلا آپکے غم-گسار چچا کا سنیہا-ی-ارتحال پیش آیا اور پھر خدیجہ (رضی اللہ عنہا) رہی-ی-ملک ادم ہوئیں۔ اس لیے اس سال کو عام-ال-ہوزن یانی سال-ی-غم قرار دیا۔ غم کی شدت محاذ ڈو محسنوں کے یک-ی-باد، دیگرے ڈاگ-ی-مفرقت دیے جانے کی بینا پر ہی نہیں تھی بلکہ آپکو دراصل زیادہ صدمہ اس بینا پر ہوا کی ڈونو ہستیوں کے دنیا س کوچ کر جانے س دعوت-و-ارشاد کے کام میں مشکلات-و-مصائب میں اضافہ ہونے لگا۔ چچا نے اپنے اثر-و-رسوخ کو بروئے کار لیٹ ہوئے ہر مشکل وقت میں آگے بدھ کر آپکا دفاع آکيا اور رفیق-ی-حیاء خدیجہ نے اپنے مال-و-دولت، وفا شیعری-و-خدمت گزاری س آپکے دل کو تسلی دی، اس بینا پر سرور-ی-عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے انکی وفات کو شدت س محسوس کیا۔ خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کی وفات کے باد آپ کی طبیعت بجھی بجھی سی رہنے لگی، خولہ بنت-ی-حکیم ایک روز تعزیات کے لیے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا: سیدہ خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کے دنیا س رخصت ہو جانے س آپ بدے غمغین دکھائی دیتے ہیں اپنے فرمایا: کیون نہیں! وہ میرے بچھوں کی شفیق ما تھی، میری غم-گسار اور راز دار تھی، اسنے مشکل وقت



میں میرا ساتھ دیا، میری رفاقت میں آکر وہ دنیا کی ہر چیز بھول گئی تھی، اس نے محبت وفاداری اور سلیقہ، شیعری کا حق ادا کر دیا، مجھے بھلا وہ کیوں نا یاد آئے! میں یوس کس تارہ بھول سکتا ہوں

**:حضرت اناس بن مالک (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں**

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اتى بالشيء يقول  
اذهبوا به الى بيت فلانة فانها كانت صديقة لخديجة

رسول-ال-الله (صلى الله عليه وسلم) کے پاس جب " کوئی چیز لائی جاتی تو آپ فرماتے کہ یہ چیز فلان اورت کے غر پہنچا ڈو، وہ خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کی ساحلی تھی۔ "

**Hazrat Ayesha (رضی اللہ عنہا) farmati hain:**



ما غرت من امرءة ما غرت من خديجة من ذكر النبي صلى  
الله عليه وسلم لها

مین کیسی اورت س اتنی جذبا ز نا ہوتی جتنی خدیجہ"  
(رضی اللہ عنہا) س کیو کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)  
کسرت کے ساتھ اسکا تذکرہ کرتے جو نسوانی غیرت کا  
".بائیس بنتا

**Hazrat Ayesha (رضی اللہ عنہا) farmati hain:**

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذبح الشاة قال ارسلوها  
اصدقاء خديجة فذكرت له يوما فقال اني لاحب حبيبها،  
وفي رواية اني رزقت حبها

نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) جب کبھی بکری زیبہ کرتے"  
تو فرماتے کہ گوشت خدیجہ کی سہیلیوں کے غریہنچا



ڈور، مین نے آپکے سامنے اس رویہ کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: جن س خدیجہ کو تعلق خطیر تھا مین بھی انہی قدر کی نگاہ س دیکھتا ہن، میرے دل میں خدیجہ کی "محبت غر کر چکی ہائی

حضرت عیسا (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں کہ رسول-ال-اللہ جب بھی خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کا تذکرہ کرتے تو ڈیر تک اسکی تعریف میں رطب-ال-لسان رہتے۔ اسکے لیے بخشش کی دوائیں کرتے۔ ایک روز جب اپنے میرے سامنے تذکرہ کیا تو مجھ س نا رہا گیا، مجھے غیرت آئی اور مین نے آپکے سامنے کہا: آپ کیا آئے دین اس بدھی اورت کی ذکر چھڑ بیٹھتے ہیں، حالانکہ اللہ نے آپکو اس س بہتر بیویاں عنایت کی ہائی۔

مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے چہرے کی طرف دیکھا اور کہا کہ وہ غصے سے بھرے ہوئے ہیں۔ یہ صورت حال دیکھ کر میرے ہاتھوں میں موجود طوطے اڑ گئے اور مین نے دل میں دعا کی:



اگر آپ کے رسول مقبول کا غصہ ختم ہو گیا تو میں آپ کے سامنے ایسی بات نہیں کہوں گا۔

رسول-ال-اللہ نے جب میرے اضطراب اور بیچینی کا مشاہدہ کیا تو شفقت بھرے انداز میں کہنے لائے عیسا؟ ٹومنے یہ باط کیسے کہ دی

واللہ لقد امنت بی اذا کفر بی الناس واوتنی اذا رفضنی الناس  
و صدقتی اذا کذبنی الناس

اللہ کی قسم وہ اس وقت مجھ پر ایمان لائی جب "لوگوں نے میرا انکار کیا اسنے مجھے جگہ دی جب لوگوں نے مجھے چوڑ دیا اسنے میری تصدیق کی جب لوگوں نے "مجھے جھٹلایا



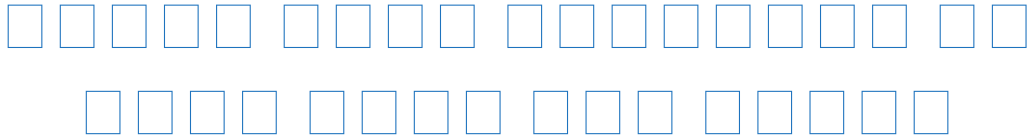
ایسی تارہ خواتین کا کردار دیکھ کر ایک شاعر نے کیا  
خوب کہا ہائی:

اور اگر یہ عورتیں تھیں، جیسا کہ ہم ہار گئے  
میں نے مردوں پر عورتوں کو ترجیح دی

اگر عورتیں ایسی ہی ہو جیسے آج ہم خو بیٹھے ہیں تو  
ایسی عورتوں کو مردوں پر فوقیت دے دی جاتی

کہاتوں-ی-جنت سیدہ خدیجہ-تول-کبریٰ (رضی اللہ  
عنها) اپنی عمر کی 65 بہاریں دیکھ کر سید-ال-مرسلین  
صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں 24 سال کچ ماہ گزار  
کر اللہ کو پیاری ہو گائیں۔

"اللہ انیسے راضی اور وہ اپنے اللہ س راضی۔"



سیدہ عیسا (رضی اللہ عنہا) بیان کرتی ہیں کہ "جبریل  
(علیہ السلام) میری تصویر سبز ریشم کے غلاف میں  
لپیٹ کر لائے سید-ال-مرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے  
خواب میں آئے اور فرمایا: "یہ اپکی دنیا-و-آخرت میں  
بیوی ہائی"

{ترمذی بابل مناقب}

یاد رہے نبی کا خواب بمنزلیہ وہی ہوتا ہائی

---

ہمدم سید-ال-مرسلین (صلی اللہ علیہ وسلم), جگر-ی-  
گوشہ خلیفہ-ال-مسلمین, شمع-ی-کشانہ نبوت  
آفتاب-ی-رسالت کی کیران, گلستان-ی-نبوت کی مہک  
خزانہ-ی-رسالت کا انمول پیرا, مہر-و-وفا اور صدق-و-وفا  
کی دلکش تصویر جسکی شان میں قرآنی آیات نازل ہوئی

جسکو حرم-ی-نبوی میں لانے کا اہتمام عثمانوں پر کیا گیا، جسکی تصویر ریشم کے غلاف میں لپیٹ کر حضرت جبریل (علیہ السلام) کے ذریعے دربار-ی-رسالت میں پیش کی گائی، جسکے غر کو عزت-و-احترام کے ساتھ فرشتوں کے جھورموت نے اپنی لپیٹ میں لی لیا۔ جہاں جبریل (علیہ السلام) اسمان س وہی لائکر نازل ہوتے رہے جسکی گود میں سیر رکھے رسول-ی-اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دائی-ی-اجل کو لبیک کہا، جسے تعلیم-ی-نبوی پر عبور حاصل تھا، جسے دین-و-دانش کے اعتبار س پوری امت میں ممتاز مقام پر فیض ہونے کا اعزاز حاصل تھا، جسے پوری زندگی دینی مسائل کے حوالے س مرجع-ی-خلیق کا درجہء حاصل رہا، جسے اپنی زندگی میں لسان-ی-رسالت س جنت کی بشارت ملی، امت کی ایسی ہمدرد شفیق اور غم گسار مان جسکے پاس جو بھی آیا جھولیاں بھر کر گیا، جسے ازواج-ی-متحرات میں ایک بلند اور قبیل-ی-رشک مقام حاصل تھا، جسکی جوڑو-سخہ اور علم-و-تقوی کے چرچے عام تے۔ جنکی خدمت-ی-اقدس میں حضرت جبریل (علیہ السلام) نے بطور-ی-خاص سلام پیش کیا، جسکے حجرے میں رسول-ی-اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) کے جساد-ی-اٹھار کو سپرد-ی-خاق کیا گیا، جہاں ہر دام رحمتوں کا





نوزول ہوتا ہائی، جہاں لامہا با لامہا رسول-ال-اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر دورود-و-سلام کے پھول نچھاور کیے جاتے ہیں، جسے تاریکھ میں عیسا صدیقہ (رضی اللہ عنہا) کے نام سے یاد کیا جاتا ہائی، جو فقاہت، ثقاہت اور امانت-و-دیانت کے آلا معیار پر فایز تھیں۔ ایٹے اس کھاتوں-ی-جنت کی حیات-ی-طیبة کے قبیل-ی-رشک کردار کو اپنے لیے مشال-ی-راہ بنائیں۔

عیسا صدیقہ (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں کہ مجھے 9 خوبیاں ایسی آتا کی گائی، جو مریم بنت-ی-عمران (آ.س) کے علاؤہ کائنات کی کیسی کھاتوں کو نہی دی گائی۔

جبریل (علیہ السلام) نے میری تصویر سبز ریشم کے: 1: غلاف میں لپیٹ کر کھا یہ دنیا-و-آخرت میں آپکی رفیق-ی-حیات ہائی۔

میرے سوا اور کوئی کنواری بیوی محمد (صلی اللہ: 2: علیہ وسلم) کے ہبالا-ی-عقد میں نا تھی۔



جب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پاکیزہ روح قفس - 3:  
ی-انصاری س پرواز ہوئی آپکا مبارک سر میری گود میں  
تھا اور میرے حجرے میں ہی آپکا جساد-ی-مبارک دفن  
کیا گیا.

بعض اوقات فرشتوں نے میرے غر کو عزت-و-احترام 4:  
کے ساتھ اپنے گھیرے میں لی لیا.

بعض اوقات وہی ایسے وقت میں نازل ہوتی جب کہ 5:  
میں آپکے پاس محو-ی-استراحت ہوتی.

میں رسول-ال-اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خلیفہ 6:  
اور صدیقی کی بیٹی ہن.

اسمان سے میری بارائات میں قرآنی آیات نازل کی گئیں 7:

میری پیدائش پاکیزہ محول میں ہوئی اور پاکیزہ سیرت 8:  
ذات-ی-اقدس سید-ال-مرسلین (صلی اللہ علیہ وسلم)  
کے ساتھ زندگی بصر کرنے کی سا'عادت حاصل ہوئی.

9: مجھے رب-ال-عزت کی جانب سے مغفرت اور زرق-ی-  
کریم کا اعزاز حاصل ہائی.

،اسے مسند ابی یالا نے روایت کیا ہے: (336-4/331)  
(مجمع الزوید: 7/241، سیر العالم النبلاء: 2/141)

---

عم-ال-مو'مینین عیسا (رضی اللہ عنہا) نجیب-ال-طرفین  
تھیں۔ جس غرمین آنکھ کھولی، ہوش سنبھالا اور  
پروارش پائی، وہ اسلام کا گہوارا تھا۔ باپ ایسی عظیم-  
ال-مراتب'ات ہستی جسکی محبوب-ی-کبریا کے ساتھ  
رفاقت کا تذکرہ قرآن-ی-حکیم کے نورانی الفاظ

ثَانِي اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ  
اللَّهَ مَعَنَا میں کیا گیا، جسکے تقویٰ-و-تحرارت اور جوڈ-و-  
سخہ کا تذکرہ اللہ (سبحان-و-تعالیٰ) نے وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى  
الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى 18 میں کیا، جسے سید-ال-17  
مرسلین (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پہلو میں دفن ہونے کا  
شرف حاصل ہائی، جو قیامت کے دین آپکے ساتھ اتھینج  
اور آپکے ساتھ ہی جنت میں داخل ہونگے، عیسا (رضی  
اللہ عنہا) کی ولیدہ ماجدہ عم-ی-رومان بنت-ی-امیر وہ  
قبیل-ی-ستائش کھاتوں-ی-جنت ہیں جنکے متعلق  
رسول-ال-اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دفناتی ہوئے  
:ارشاد فرمایا



## من سره ان ينظر الى امرءة من الحور العين فلينظر الى ام رومان

جو شخص جنت میں موجود عورت کو دیکھنا پسند"  
"کرے اسے چاہیے کہ وہ ام رومین کو دیکھے۔"

سیدہ عم-ی-رومان کا پہلا نکاح عبداللہ ازدی سے ہوا  
اسکی وفات کے بعد صدیق-ی-اکبر (رضی اللہ عنہ) کے  
ساتھ شادی ہوئی۔ آپکے یہاں نرینا اولاد عبدور رحمان  
پیدا ہوئے، عیسا (رضی اللہ عنہا) نے نبوت کے 25 و سال  
ماہ-ی-شوال میں با مطابق جولائی 614ء میں جنم لیا  
حجرات سے 3 برس پہلے سید-ال-مرسلین (صلی اللہ علیہ  
وسلم) سے شادی ہوئی، 9 برس کی عمر میں رخصتی  
ہوئی 18 برس کی عمر میں ربیع-ال-اول 11 ہجری کو  
بیوا ہو گئیں۔

بچپن میں گڑیا سے کھیلنا اور جھولا جھولنا پسندیدہ  
کھیل تھے، ایک روز عیسا (رضی اللہ عنہا) گڑیوں کے

ساتھ کھیل میں مشغول تھی کہ رسول-ال-اللہ تشریف لی آئے، گڑیوں میں ایک پارو والا گھوڑا بھی تھا، فرمایا عیسا یہ کیا ہائی؟ عرض کی یہ گھوڑا ہائی، آپ نے فرمایا کہ گھوڑے کے تو پر نہی ہوتے، برجستہ کہا: حضرت سلیمان (علیہ السلام) کے پاس پروں والے گھوڑے تھے، یہ جواب سن کر آپ نے-ساکھتا مسکرائے۔ اس واقعہ سے عیسا (رضی اللہ عنہا) کی فطری حاضر جوابی، مذہبی واقفیت، تاریکی کی معلومات، زکاوت-ی-ذہنی اور زواہر فہمی کا انداز ہوتا ہائی۔ حافظہ اس قدر تیز تھا کہ جو ایک باط سن لیٹن وہ مدتوں یاد رہتی، حجرات کے وقت آپکی عمر 8 برس تھی، لائق قوت-ی-حافظہ کا یہ علم تھا کہ حجرات کی تمام جزئیات تک آپکے ذہن پر نقش تھی۔

عمر کی ابھی نو بہاریں ہی دیکھی تھیں کے کشانہ-ی-نبوت میں شم-ی-فیروزا بان کر جلوا نماح ہوئیں۔ جب رسول-ال-اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے غر میں خوشیوں کی بہار بان کر آئیں آپ ان ڈائنو تنہائی کے اضطراب، مصائب کے حجوم اور سیتم گاریوں کے طلاطم میں ہمدرد-و-غم گسر رفیقہ-ی-حیات خدیجہت-ال-کبریٰ کی وقت کے غم میں تب'ی اک'تحت میں مبتلا تے۔ ایک روز عثما بن مازیون کی بیوی خولہ

بنت-ی-حکیم آپکی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی یا رسول-ال-اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ دوسری!! شادی کیونہی کر لیئے؟ اپنے دریافت فرمایا: کس سے عرض کی بیوا اور کنواری دونو تارہ کی لڑکیاں موجود ہیں پوچھا کون؟ عرض کی سعودہ بنت زمعہ اور عیشا بنت-ی-ابو بکر (رضی اللہ عنہا)، فرمایا تھیایک ہائی باط کر کے دیکھ لو۔ باط ہوئی تو صدیق-ی-اکبر نے رضامندی کا اظہار کیا، ایسی تارہ عیشا صدیقہ (رضی اللہ عنہا) کشانہ-ی-نبوت کے آنگن میں قدم رنجہ ہوئیں اور سودہ بنت-ی-زمعہ کو بھی عم-ال-مو'مینین بین کا شرف حاصل ہوا۔ سید-ال-مراسلین (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنی رفیق-ی-حیات عیشا (رضی اللہ عنہا) سے بہت پیار تھا، حضرت اناس بن مالک فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ سید-ال-مراسلین (صلی اللہ علیہ وسلم) سے دریافت کیا گیا آپکو سب سے زیادہ کاؤں پسند ہائی؟ فرمایا: **عیشا**!! دریافت کیا گیا مردوں میں سے فرمایا اسکے والد

حضرت عیشا (رضی اللہ عنہا) جس غر میں رخصت ہو کر آئی تھیں، وہ کوئی الیشان محل نا تھا بلکہ بنو نجر کے محلے میں مسجد-ی-نبوی کے چاروں طرف چھوٹے چھوٹے چند حجرے بنا دیے گئے تھے، انہی میں سے ایک حجرہ سیدہ عیشا صدیقہ (رضی اللہ عنہا) کا مسکن تھا۔

یہ مسجد کے شرقی جانب واقع 'تھا، حجرے کی وس'ات 6 س 7 ہاتھ س زیادہ نا تھی۔ دیوار مٹی کی بانی ہوئی تھی اور چاٹ کھجور کی ٹہنیوں اور پٹوں س بنائی گائی تھی، بارش کے اثرات س محفوظ رکھنے کے لیے اوپر کمبل ڈال دیا گیا تھا، بلند اتنا کہ کوئی کھڑا ہو کر ہاتھ اونچا کرے تو چاٹ کو لگ جائے، دروازہ صرف ایک پٹ کا کیوار تھا، لائقن ووہ کبھی بند نا ہوا، پردے کے لیے صرف ایک کمبل لٹکا دیا گیا تھا، حجرے س متس'ال ایک بالا خانہ تھا، جس میں اپنے ازواج-ی-متحرات س بائکاٹ کر کے ایک مہینا گزارا تھا، ایک چٹائی، ایک بستر، ایک چال بھرا ٹکیا، قجوریں رکھنے کے لیے برتن، پانی رکھنے کے لیے ایک مشکزہ اور پانی پینے کے لیے صرف ایک پیالہ تھا، یہ غر اگرچے روحانی دولت س مالا مال تھا، لائقن دنیاوی مال-و-منال س اکثر خالی رہتا، دراسل مالی وسائل کی کمی خود سید-ال-مرسلین (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دلی طور پر مرغوب تھی، اور آپ اسکے لیے گایے-با-گایے دعا بھی فرمایا کرتے تے۔ آپکی اکثر-و-بیشتری دعا ہوتی:

الہی، مجھے مسکین میں زندہ رکھ اور مجھے اسی" حالت میں اپنے پاس بلاؤ اور مسکینوں کے ساتھ عذاب "کو اٹھاؤ۔"



سید-ال-مرسلین کے غر کے انتظامات سیدنا بلال (رضی اللہ عنہ) کے سپرد تے، وہی تمام حجروں میں سال بھر کا غلہ تقسیم کرتے، بعض اوقات گھریلو ضرورت پوری کرنے کے لیے بہار س قرض بھی لینا پڑتا۔ جب رسول-ال-اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا سنیہا-ی-ارتحال پیش آیا تو پورا عرب مشکر ہو چکا تھا، تمام صوبوں س مرکزی بیٹ-ال-مال میں وفیر مقدار میں نقدی اور غلہ جمعہ ہونے لگا، لائقن جس دین اپنے وقت پائی سیدہ عیسا (رضی اللہ عنہا) کے غر پورے ایک دین کے گزارے کا سامان بھی نا تھا، اس کیفیت کو اپنے عمر بھر بداستور قائم رکھا، آسودگی کے ایام میں بے-شمار مال آیا، لائقن شام س پہلے فقرا-و-مسکین میں تقسیم کر دیا جاتا۔ سیدہ عیسا صدیقہ (رضی اللہ عنہا) کے اخلاق کا سب سے ممتاز پہلو انکی تی فیاضی اور کشادہ دستی تھا، حضرت عبداللہ بن زبیر (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کے: **حضرت عیسا (رضی اللہ عنہا)** اور حضرت اسما (رضی اللہ عنہا) ڈونو بہنے بھوت فیاض، کشادہ دل اور سخی تھیں، جو کچ ہاتھ آتا، اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتیں، ڈونو میں فرق صرف ی تھا حضرت عیسا زرع زرع جوڑ کر جمعہ کر لیا کارٹن جب کچ رقم اکٹتا ہو جاتی تو اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتیں اور حضرت اسما (رضی اللہ عنہا) کی





عادت ی تھی کہ جو چیز جب کبھی ہاتھ لگی اس وقت اللہ کی راہ میں خرچ کر دی، یہ مساکین اور ضرورت مندوں کی مدد کے لیے بے دریغ قرض بھی لی لیا کارٹن تھی، جب آپسے پوچھا گیا کہ آپ لوگوں کی مدد کے لیے قرض کیو لیٹی ہیں؟ فرمایا: جس شخص کی قرض ادا کرنے کی نیت ہوتی ہائی اللہ اسکی مدد فرماتا ہائی، میں اللہ ت'علا کی اس عنایت اور مدد کو ڈھونڈھتی ہن

حضرت ارواح فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت عیسا (رضی اللہ عنہا) نے ایک ہی مجلس میں 70,000 درہم اللہ کی راہ میں تقسیم کر ڈی اور اپنا کپڑا سبکے سامنے جھاڑ دیا جسمیں درہم باندھے ہوئے تھے۔ ایک دفع حضرت امیر معا'ویا (رضی اللہ عنہ) نے شام س ایک لاکھ درہم بھیجے، رات س پہلے سبکے سب اللہ کی راہ میں خرچ کر دیے، اس دین حضرت عیسا (رضی اللہ عنہا) کا روضع تھا خادمہ نے کہا اس میں س کچ افطاری کے لیے رکھ لیا ہوتا، فرمایا ٹومنے مجھے پہلے یاد کروا دیا ہوتا، ایسی تارہ حضرت عبداللہ بن زبیر (رضی اللہ عنہ) نے ایک لاکھ درہم حضرت عیسا کی خدمت میں بھیجے، آپ نے اسی وقت اللہ کی راہ میں تقسیم کر دیے



ایک دین سیدہ عیسا صدیقہ کا روضہ تھا ایک مانگنے والی نے کھانے کے لیے کچ مانگا اپنے خادمہ کو حکم دیا غر میں جو روٹی ہائی اسکو دیدو، اسنے عرض کی شام افطاری میں اسکے سوا غر میں کچ نہی، اپنے تلخ لہجی میں ارشاد فرمایا یہ تو یوس کھانے کے لیے دیدو شام آئی تو دیکھا جائیگا، شام ہونے س پہلے کیسی نے پکا ہوا گوشت با۔ طور-ی-توحفہ بھیجا، خادمہ س فرمایا: دیکھا یہ تمہاری روٹی س بہتر اللہ ت'علا نے انتظام کر دیا ہائی

سیدہ عیسا (رضی اللہ عنہا) نے اپنا ایک رہائشی مکان امیر معاویہ کو فروخت کر دیا، اسکی جو قیمت ملی وہ تمام کی تمام اللہ کی راہ میں خرچ کر دی۔ عیسا صدیقہ (رضی اللہ عنہا) کو اپنے بھانجے حضرت عبداللہ بن زبیر (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ بھوت لاد پیار تھا۔ یہ بھی اپنی خلع کی خلوص-ی-دل اور بادے شوق س خدمت کیا کرتے تے۔ ایک دفع سیدہ عیسا صدیقہ کی فایاضی اور دریا دلی دیکھ کر کہنے لائے: خلع جان کا ہاتھ روکنا پڑیگا جب آپکو اس باط کا علم ہوا تو بھوت ناراض ہوئی کافی عرصے تک انسے خفا رہی کہ یہ مجھے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے س روکیگا، بھلا ی کیسے ہو سکتا ہائی مجھے اس کار-ی-خیر س روکنے والا ی کاؤں ہائی؟ یوس ی باط



کہنے کی جرت کیسے ہوئی بدی مشکل س آپکا غصہ ٹھنڈا  
ہوا اور انہی معاف کرتے ہوئے دار گزر کیا

سیدہ عیسا صدیقہ (رضی اللہ عنہا) کا دل بھوت نرم تھا  
باط باط پر آپکی انکھوں س آنسو گرنے لگتے۔ ایک دین کا  
واقعہ ہائی کہ ایک مانگنے والی اورت آپکی خدمت میں  
حاضر ہوئی اسنے اپنی گود میں ڈو ننھے من بچے اٹھائی  
ہوئے تھے۔ اس وقت سیدہ عیسا صدیقہ (رضی اللہ عنہا)  
کے پاس کھجور کے صرف تین دانے تے وہ اس اورت کو  
دے دیے۔ اسنے ایک ایک کھجور ڈونو بچوں کو دے دیے اور  
ایک اپنے موہ میں ڈال لی۔ ایک بچے نے اپنے حصے کی  
کھجور جلدی س خ کر حسرت بھری نگاہ س اپنی مان کی  
طرف دیکھنا شورو کر دیا، اسنے کھجور اپنے موں س  
نکالی اسکو ڈو پیسو میں تقسیم کیا، اور ڈونو بچوں کو  
ایک ایک ٹکڑا دے دیا۔ مان کی محبت کا یہ دل آویز منظر  
دیکھ کر عم-ال-مو'مینین سیدہ عیسا صدیقہ (رضی اللہ  
عنہا) کے انکھوں س آنسو 'او ٹپکنے لائے

نیرنگی-ی-دوراں دیکھیے! اتنی پاک بعض شرم-و-حیا کی  
پیکار، امت کی ہمدرد-و-گھمگو'سر کھاتوں-ی-جنت کو

بھی بد بخت منافقین کی یہ ریشا دوانیوں اور سازشوں کا سامنا کرنا پڑا۔ 5 ہجری ماہ-ی-شبان میں سید-ال-مرسلین (صلی اللہ علیہ وسلم) لشکر-ی-اسلام لائیکر نجد کی طرف روانہ ہوئے۔ نجد کے قریب قبیلہ بانو مستلق کا مش'ہور-و-معروف موریاسی نامی ایک چشمہ تھا، وہاں لشکر-ی-اسلام کا کفرس آما سامنا ہوا لائقن خون ریز جنگ کی نوبت نا آئی

اس دفع لشکر-ی-اسلام میں منافقین کی بوہوٹ بدی تعداد شریایک ہوئی۔ اس سفر میں رسول-ی-اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہمراہ سیدہ عیشا (رضی اللہ عنہا) تھیں۔ اس وقت انکی عمر صرف 14 برس تھی جسم ڈبلا پتلا تھا، سفر پر روانہ ہوتے وقت اپنی بہن اسما (رضی اللہ عنہا) س ہار لائیکر پہن رکھا تھا۔ ہار کی لڑیا، بہوت کمزور تھیں، واپسی پر لشکر نے ایک جگہ پڑاؤ کیا سیدہ عیشا قضائی حاجات کے لیے قدر-ی-دور چالی گائیں۔ واپس آنے لگیں تو اچانک دیکھا کے گیل میں ہار نہی ہائی وہیں ڈھونڈھنا شورو کر دیا۔ جس س واپسی میں ڈیر ہو گائی تلاش-ی-بسیار کے باد ہار تو مل گیا، لائقن لشکر وہاں س روانہ ہو چکا تھا۔ طریق-ی-کار یہ تھا کہ سریان-ی-محمل اٹھا کر اونٹ پر رکھ دیتے اور سفر پر روانہ ہو جاتے۔ چونکہ سیدہ عیشا (رضی اللہ عنہا) کے

ڈبل پتلے بدن کی وجہ سے اٹھاتے وقت سربان کو اس باط کا احساس نہیں ہوا کہ وہ حمل میں موجود نہیں ہیں اسنے حسب-ی-معمول حمل کو اٹھایا اونٹ پر رکھا اور چل دیا۔ سیدہ عیسا صدیقہ (رضی اللہ عنہا) پڑاؤ کی جگہ پہنچیں تو وہاں کیسی کا نام-و-نشان ہی نہیں تھا دل میں خیال آیا جب قافل والے اگلی منزل پر مجھے موجود نہیں پائینگے تو لینے کے لیے واپس آجائینگے۔ ایسی خیال میں چادر ادھ کر وہی لیٹ گئیں۔

جب سپیدہ-ی-صوبہ نمودار ہوئی تو صفوان بن معطل (رضی اللہ عنہ) وہاں پہنچے۔ انکے ذمے کام ہی یہی تھا کہ یہ لشکر کے پیچھے پیچھے راہیں اور گیری پڑی چیزوں کو اٹھا لیا کریں۔ انہوں نے دیکھا کہ کوئی میدان میں چادر اڑھ ہوئے لیٹا ہوا ہائی، قریب آئے، اور قریب آئے اور انا للہ پڑھتے ہوئے اپنا اونٹ بٹھا دیا۔ عواض سن کر عیسا صدیقہ (رضی اللہ عنہا) بیدار ہوئیں اور اونٹ پر سوار ہو گئیں۔ صفوان نے اونٹ کی مہر پکڑی اور پیدل چل دیے اگلی منزل پر دوپہر کے وقت لشکر-ی-اسلام نے پڑاؤ کیا ہی تھا کہ صفوان بن معطل (رضی اللہ عنہ) اونٹ کی مہر آکر پکڑے ہوئے وہاں پہنچ گئے۔ قافلے میں شامل سب لوگوں کے سامنے عیسا صدیقہ (رضی اللہ عنہا) اونٹ سے نیچے اتریں۔ صرف اتنی سی باط تھی کہ جسکو منافقین

کی سازش اور ریشا-ی-دوانی نے بتنگڑ بنا دیا، دوراں-ی-سفر بعض اوقات اس قسم کے واقعات پیش آجیا کرتے ہیں۔ لائق منافقون کے سردار عبداللہ بن ابائی سلول نے موقع کو غنیمت جانتے ہوئے اپنے خوبس-ی-باطن کا اظہار کرتے ہوئے عیسا صدیقہ (رضی اللہ عنہا) کے خلاف کیچڑ اچھلنا شورو کر دیا۔ یہ باط پورے مدینا میں پھیلا دی گئی کہ (نعوذ باللہ) سیدہ عیسا پاکیزہ نہی راہین انکا کردار مشکوک ہو گیا ہائی۔ منافقین کے علاوہ حسن بن سبیت، ہمننا بنت-ی-جحش اور مستہ بن اساسا بھی اس پروپیگنڈ میں شریایک ہو گئے۔ رسول-ال-اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ی سورت-ی-حال دیکھ کر بہوت پریشان ہوئے لائق عیسا صدیقہ (رضی اللہ عنہا) کو اس گھناؤنی سازش کا کوئی پاتا نہی تھا۔ ایک روز رات کے وقت مستہ کی بدھی ولیدہ کے ہمراہ بہار تشریف لے جا رہی تھی کہ یوس ٹھوکر لگی تو اسنے مستہ کو برا بھلا کہا، عیسا نے کہا بادے تجب کی باط ہائی آپ ایک بدری صحابی کے خلاف نازبہ کلیمت استمال کر رہی ہیں۔ اسنے کہا آپکو معلوم نہی کہ وہ کس گھناؤنی سازش میں ملاویس ہائی، اور پھر ساری داستان سیدہ عیسا صدیقہ (رضی اللہ عنہا) کو سنا دی۔ اپنے متعلق نازبہ کلیمات سن کر انکے او'سان کھاتا ہو گئے، وہیں س واپس غر لوٹ آئین



زار-و-قطعار رونا شورو کر دیا، اچانک گھموں کا پہاڑ ایسا  
، ٹوٹا کہ آنسو تھمنے کا نام ہی نہیں لیٹے، آپکی غم گو'سر  
شفیق اور ہمدرد مان نے ہر چند دلاسا دیا کہ تم اپنے  
خاوند کی چاہیٹی بیوی ہو اسلئے تمہارے خلاف ی  
سازش سوچی سمجھی اسکیم کے تحیط طیار کی گائی  
، ہائی، بیٹی صبر کارو! جلدی حالات درست ہو جائینگے  
حضرت صدیق-ی-اکبر (رضی اللہ عنہا) نے بھی دلاسا دیا  
لائقن شرم-و-حیا کی پیکار پال بھر کے لیے چائیں نہی آ رہا  
تھا وہ دل گرفتہ تھیں انکے وہم-و-گماں میں بھی نا تھا  
کہ زندگی میں ایسے دین بھی آ سکتے ہائی، ایسی دوراں  
حضرت عیسا (رضی اللہ عنہا) رسول-ال-اللہ کے یہاں س  
اپنے والد محترم کے غرقیام پزیر ہو گائیں

ایک دین ڈونو مان باپ اپنی نور-ی-چشم کے پاس بیٹھے  
تسلی دے رہے تے کہ رسول-ال-اللہ (صلی اللہ علیہ  
وسلم) تشریف لائے، اپنے نہایت شفقت بھرے انداز میں  
، فرمایا: "عیسا اگر کوئی غلطی ہو گائی ہائی تو توبہ کر لو  
اللہ معاف کرنے والا ہائی۔" عیسا (رضی اللہ عنہا) کے  
آنکھوں س آنسو ایکدم خوشک ہو گئے، اپنی ولیدہ س  
، کہا: "اما جان جواب دایں مین آپکی گود میں پالی ہن  
آپکا دودھ پیا ہائی، آپکے آنگن میں پروارش پائی۔" لائقن  
، ولیدہ خود غم کی تصویر بانی بیٹھی تھیں، دل گرفتہ

افسردہ اور پریشان تھیں، خاموش راہین مہر-ی-بلب تھی، آنکھوں میں آنسو طیر رہے تھے۔ بے-باسی کا ی منظر دیکھ کر ابا جان س کہا آپ ہی کوئی جواب دیدے وہ بھی خاموش رہے، یہ صورت-ی-حال دیکھ کر خود ہی مخاطب ہوئیں اور کہا: "اگر میں اس نا-کردا گناہ کا انکار کارون اور میرا اللہ خوب جانتا ہائی کی میں اس جرم س پاک اور بالقل باری ہن آپ لاگ یوس سچ نہی مانینج آپکے دل کو تسلی نہی ہوگی، میں اس موقع پر جبکہ ی باط سارا سر عام ہائی حضرت یوسف (علیہ السلام) کے باپ کا جواب ہی دینا پسند کرونگی، لہذا میرا جواب یہ ہائی، فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ " (صبر ہی بہتر ہائی، اسکے خلاف جو ٹم بیان کرتے ہو)

حضرت عیسا (رضی اللہ عنہا) بیان کرتی ہیں کہ میں نے بہوت سوچا کہ ذہیں میں یوسف (علیہ السلام) کے والد حضرت یعقوب (علیہ السلام) کا نام مستحضر ہو جائے لائن غم کی وجہ س ذہیں پر دباؤ اتنا تھا کہ فکر-ی-بسیار کے باوجود یہ نام ذہیں میں نا آ سکا۔ یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کی سید-ال-مرسلین پر وہی نازل ہونا شورو ہو گائی، وہی کا سلسلہ ختم ہوا تو اپنے مسکراتے ہوئے سر اٹھایا، آپکے پیشانی پر پسینے کے قطرے موتیوں





کی تارہ چمک رہے تھے، اپنے ی ایات تلاوت کرنا شروع کر  
دین۔



It's a matter of 1,00,00,000, and it's a matter of  
of

[illegible]

It's a matter of allah's opinion that the people  
of the world are in the 12th of a month

[illegible]

ہماری ویب سائٹ ملاحظہ کریں: <https://deenkailmacademy.github.io>

"جو لاگ ی بہتان گھڑ لائے ہیں وہ تمہارے ہی اندر کا ایک تولہ ہیں، اس واقعہ کو اپنے حق میں شارنا سمجھو بلکہ یہ بھی تمہارے لیے خیر ہی ہائی، جس نے عثمان جتنا حصہ لیا، اس نے اتنا ہی گناہ سمیٹا اور جس نے اس کی ذمہ داری کا جتنا بدا حصہ اپنے سر لیا اس کے لیے تو عذاب-ی-عظیم ہائی۔ جس وقت تم لوگوں نے یوس سنا تھا اسی وقت کیونامومن مردوں اور مومن عورتوں نے اپنے آپ س نائیک گماں کیا اور کیونامکہ دیا کہ یہ س ریح بہتان ہائی۔ وہ لاگ اپنے الزام کے صبوت کے چار (فور) گواہ کیونالائے؟ جب کہ وہ گواہ نہی لائے ہیں۔ اللہ کے نزدیکی وہی جھوٹے ہیں۔ اگر تم لوگوں پر دنیا اور آخرت میں اللہ کا فضل اور رحیم نامہوتا تو جن باتوں میں تم پڑ گئے تے انکی پیداش میں بدا عذاب تمہے آلیٹا (غور کارو اس وقت تم کیسی ساخت گلتی کر رہے تھے) جبکہ تمہاری ایک زبان س دوسری زبان جھوٹ کو لیٹی چالی جا رہی تھی، اور تم اپنے زبان س وہ کچ کہے جا رہے تے جس کے متعلق تمہے کوئی علم نام تھا۔ تم یوس ایک معمولی باط سمجھ رہے تھے، ہلاکی اللہ کے نزدیکی یہ بدی باط تھی، کیوننامٹومنے ی سنتے ہی یہ کہ دیا کہ ہمیں ایسی باط زبان س نکلنا زیب نہی دیتا۔ سبحان اللہ یہ تو ایک

بہتان-ی-عظیم ہائی۔ اللہ تم کو نصیحت کر رہا ہائی کہ  
آئندہ کبھی ایسی حرکت نا کرنا اگر تم مومن ہو۔ اللہ  
تمھے صاف صاف ہدایت دیتا ہائی اور وہ علیم-و-حلیم  
ہائی۔ جو لاگ چاہتے ہیں کہ ایمان لانے والوں میں فحاشی  
پھیلے وہ دنیا-و-آخرت میں دردناک سزا کے مستحق ہیں،  
اللہ جانتا ہائی تم نہی جانتے۔ اگر اللہ کا فضل اور رحم-و-  
کرم تم پر نا ہوتا اور یہ باط نا ہوتی کہ اللہ بدا شفیق  
اور رحیم ہائی (تو یہ چیز تمہارے اندر پھیلائی گائی تھی  
بدترین نتائج دیکھا دیتیں) آئے لوگوں جو ایمان لائے ہو  
شیطان کے نقش-ی-قدم پر نا چلو۔ اسکی پیروی جو کوئی  
کریگا وہ تو یوس فحش اور بدی کا ہی حکم دیگا۔ اگر  
اللہ کا فضل-و-رحیم اور کرم تم پر نا ہوتا تو تم میں س  
کوئی شخص پاک نا ہو سکتا، مگر اللہ ہی ہائی جسے  
چاہتا ہائی پاک کر دیتا ہائی، اللہ سننے و جاننے والا ہائی "

### (سورة النور: 11-21)

حضرت صدیق-ی-اکبر (رضی اللہ عنہ) اور مان ام  
-رومان (رضی اللہ عنہا) اپنی لکھت-ی-جگر، نور-ی  
چشم کی شان میں قرآنی آیات سنکر مسرت اور شدت  
:منڈی کا اظہار کرتے ہوئے کہا



عیشا اٹھو اپنے سرتاج کا شکریا ادا کارو, عم-ال مو'مینین  
حضرت عیشا (رضی اللہ عنہا) نے برجستہ کہا میں تو  
اپنے اللہ کا شکر ادا کرونگی جس نے میری شان میں قرآنی  
ایات نازل کی جو قیامت تک تلاوت کی جائے گی, رسول-ال-  
اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے محبت بھرے انداز میں  
فرمایا: عیشا خوش ہو جاو اللہ نے تمھے باری کر دیا. ی  
حادثہ واقعہ-ی-افق کے نام س تاریخ میں مشہور ہوا.

اس واقعہ کے باد سرور-ی-عالم (صلی اللہ علیہ وسلم)  
کے دل میں عیشا (رضی اللہ عنہا) کا مقام-و-مرتبہ اور  
زیادہ بدھ گیا. حضرت عمر بن آ'اس نے ایک دفع رسول-  
ال-اللہ س پوچھا یا رسول اللہ آپکو دنیا میں سب سے زیادہ  
محبوب کاؤں ہائی؟ فرمایا: عیشا (رضی اللہ عنہا) عرض  
کیا مردوں م؟ فرمایا: "اسکا باپ." ایک دین حضرت  
عمر (رضی اللہ عنہ) نے اپنی بیٹی حضرت حفصہ کو  
سمجھاتے ہوئے کہا: "بیٹی عیشا کی ریس نا کیا کارو  
رسول-ال-اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دل میں اسکی  
قدر-و-منزلت بہوت زیادہ ہائی."



میں جملا وجوہات میں سے ایک وجہ یہ بھی تھی کہ عیسا (رضی اللہ عنہا) فہم-ی-مسائل, اجتہاد-ی-فکر اور حفاظ-ی-احکام میں تمام ازواج-ی-متحرات میں ممتاز تھیں۔ ایک واقعہ پر رسول-ال-اللہ نے یہ بھی فرمایا

کمل من الرجال کثیر ولم یکمل من النساء غیر مریم بنت  
عمران وآسیۃ امرئۃ فرعون وان فضل عائشۃ علی النساء  
کفضل الثرید علی سائر الطعام

مردوں میں بھوت کامل گزرے لائق عورتوں میں سے "مریم بنت-ی-عمران اور ایشیا زوجا-ی-فرعون کے سوا کوئی کامل نہ ہوئی اور عیسا کو عورتوں پر اسی تارہ "فضیلت ہائی, جس تارہ سرید کو تمام خانوں پر

رسول-ال-اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) عیسا کی باتیں بدی رغبت سے سنا کرتے تھے۔ اور انکے ساتھ خوش گوار مسکراہٹ کے ساتھ پیش آتے, ایک دفع عید کا دین تھا حبشی عید کی خوشی میں مسجد-ی-نبوی نائزہ بازی کے کرتب میں مشغول تے۔ عیسا (رضی اللہ عنہا) نے تماشا دیکھنے کا ارادہ ظاہر کیا, آپ آگے بڑھے اور وہ پیچھے اوٹ میں کھڑی ہو گئیں۔ جب تک وہ خود تھک کر



پیچھے نا ہو گائیں، آپ برابر اوٹ کیے کھاڑے رہے۔ کبھی کبھی دل لگی کے لیے ایک دوسرے کو کہانی بھی سنایا کرتے تھے۔ آپ نے ایک روز عیسا (رضی اللہ عنہا) کو خرافہ نامی شخص کی کہانی سنائی جسے جنت اٹھا کر لی گئے تھے۔ اسی تارہ ایک روز عیسا (رضی اللہ عنہا) نے 11 سہیلیوں کی تفصیلی کہانی سنائی جسے رسول-ال-اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بادے انہماک سے سنا۔ عیسا (رضی اللہ عنہا) فرمانے لگی:

ایک دن 11 دوست آپس میں باتیں کر رہے تھے، سب نے اتفاق کیا کہ آج ان میں سے ہر ایک اپنے گھر والوں کی کہانی سنائے گا اور کچھ نہیں چھپائے گا۔ ایک دوست نے بات شروع کی اور کہا کہ میرا کھووند اونٹ کی وہ چیز ہے، جو پہاڑ پر رکھی ہوئی ہے، اس میں کوئی کھیت نہیں ہے، کوئی گاڑی اس تک نہیں پہنچ سکتی، نہ ہی اچھی ہے کوئی اسے اٹھا نہیں سکتا۔ دوسرے دوست نے کہا: میں اپنے کھووند کا حال نہیں بتاؤں گا، اگر میں بیان کرنا شروع کروں تو یہ ایسی طویل کہانی ہے، ڈر ہے، کہو کہ امریکہ سے کچھ نہیں نکلے گا۔ تیسرے نے کہا: "میرا خوانڈ بوہوت گاہسیلہ ہے، اس سے بات کچھ کہیں تو جو طلاق دے دے، چپ راہون تو یہ بھی مشکل سمجھوتہ کوہ بیہی ہوں اور نا بن بیہی۔ چوتھا اقتباس: کہہ دو کہ



میں حجاز کی رات کی مانند ہوں، نہ ٹھنڈا ہوں اور نہ گرم، یعنی مزاج۔ پانچواں اقتباس: جب میں گھر آتا ہوں تو چیتا بن جاتا ہوں اور جب باہر جاتا ہوں تو شیر کی شکل اختیار کر لیتا ہوں۔ وعدہ پورا کرنے والے کو آئی ایف اے اے اے احد کی یاد دلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ چھٹا اقتباس: اگر وہ میرا خوانی کرتا ہے تو سب کچھ گپ شپ میں چلا جاتا ہے، اگر کوئی مشارب پیتا ہے تو اتنا ہی پکڑ لیتا ہے جتنا اس کے سامنے آتا ہے، اگر وہ ایک ساتھ لیٹ جاتا ہے تو پوری چادر اٹھا لیتا ہے، کبھی کبھی فرق کرنے کے لیے ہاتھ چادر سے باہر نہیں نکلتا۔ ساتویں نے کہا: میرا خادم مغرور بھی ہے اور غیر انسان بھی، کبھی غصے میں سر توڑ دیتا ہے اور کبھی غصے میں آکر پسلیوں کو کاٹ دیتا ہے۔ آٹھویں نے کہا کہ "میرا کھووند چونے میں خرگوش کی طرح نرم اور نرم ہے اور خوشبو میں چمبیلی کی طرح خوشبودار ہے۔" میرے شہر میں ایک بہت بڑی حویلی ہے، "نوی نے کہا، "وہ اپنے دل میں لمبا ہے، وہ کھلے دل کا ہے اور دولت سے مالا مال ہے۔ غلام نے کہا، "واہ، وہ میرا مالک ہے، تم کیا جانتے ہو کہ مالک کیسا ہے؟" وہ ان تمام لوگوں سے بہتر ہے جن کی آج اس اجتماع میں پوجا کی گئی ہے، اور جب وہ اپنی زبان اپنی زندگی کے لوگوں کو دینے والا ہے تو اس

کے پاس اونٹوں کی ایک بڑی تعداد ہے۔ گیارہویں دوست نے نہایت دل سے اس کی شاہپور پڑھی اور کہا کہ میرے خوند کا نام ابو زرعی ہے، میرے دوستو، تم ابو زرعی کے بارے میں کیا جانتے ہو؟ اس نے میرے کانوں اور بازوؤں کو زیورات سے بھر دیا، اس کی مسکراہٹ نے میرا دل خوش کر دیا، اس نے مجھے بکریوں کے چرواہوں کے گھر میں دیکھا، لیکن مجھے گھوڑوں کے درمیان لے آیا جو دیکھ رہے تھے، رونے والے اونٹاس، اور گھر کے فرنیچر، ہر جگہ خوش، مسکراہٹ صرف مسکراتی ہے جب میں بولتا ہوں تو کوئی برا نہیں کہتا، لیکن میں اپنے چہرے کو گھورتا رہتا ہوں، اگر میں سوتا ہوں تو صبح کرتا ہوں، میں نہیں جاگتا کہ کہیں میں بے چین نہ ہو جاؤں، جان، میرے دوستو! ابو زرعی کی والدہ بھی ایک بڑی عظیم خاتون ہیں، میں ان کے کپڑوں کی گٹھلی کو کیا بتاؤں، بھوت بھائی اور ان کے رہنے کا گھر بھی ایک بڑا واسی ہے، ابو زرعی کے بیٹے کو کیا کہنا ہے، اس سے کیا کہنا ہے، اگر وہ سوتا ہے تو ننگی تلوار لگتا ہے، اگر کھاتا ہے تو پورا بکرا کھا جاتا ہے، ابو زرعی کی پیاری بیٹی کے بارے میں کیا کہنا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور سوتن کے لیے قابیل رشک، ابو زرعی کی خادمہ وہ اتنی اچھی مانس ہیں کہ باہر گھر کے بارے میں کبھی



کچھ نہیں دہراتیں، اناج ضائع نہیں کرتی، گھر کو صاف ستھرا رکھتی ہیں۔

رسول-ال-اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) بادے تحمل اور انہماک سے ڈیر تک یہ کہانی سنتے رہے پھر فرمایا: عیسا میں تمہارے لیے ویسہ ہی ہو جیسا ابو زرؓ آعم-ی-زراء کے لیے تھا۔ لائقن این ایسے وقت جب آپ لطف-و-محبت کی باتوں میں مصروف ہوتے اچانک اذان کی عواض آتی آپ فوراً اٹھ کھاڑے ہوتے۔ حضرت عیسا بیان کارٹن ہیں کہ پھر یہ معلوم ہوتا کہ آپ ہمیں پہچانتے ہی نہیں، اللہ (سبحان-و-ت'علا) کی محبت تمام محبتوں پر غالب آ جاتی۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم

عیسا (رضی اللہ عنہا) ایک سفر میں رسول-ال-اللہ کے ہمراہ تھیں۔ صدیق-ی-اکبر اور دیگر بہوت سے صحابہ کرم بھی سفر میں شریک تھے۔ سہرا میں ایک جگہ پڑاؤ کیا۔ صدیقہ-ی-کائنات کے گلی کا ہار اس سفار میں بھی طوط کر گیر گیا۔ بعض صحابہ کو اس کی تلاش پر معمور کر دیا، ہار کا کاہن سوراغ نا ملا۔ سرور-ی-علم (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے خیمے میں محو-ی-استراحت تے، نماز-ی-فجر کا وقت ہو گیا، وضو کے لیے پانی موجود نا تھا صحابہ کے ڈیلوں میں تشویش کی لہر دوڑنے لگی، چائے



ما-گوئیاں ہونے لگیں کے عیسا (رضی اللہ عنہا) کی وجہ  
س ی سورت-ی-حال پیش آئی۔ صدیق-ی-اکبر نے حالت  
:کو دیکھتے ہوئے اپنی بیٹی س قداری ترش لہجی میں کہا  
اپنے کیا ہمارے لیے ی مصیبت کھڑی کر رکھی ہائی، آپکی  
وجہ س سب قافلے والے پریشان ہیں، نماز کا وقت گزرتا جا  
رہا ہائی، یہاں وضو کے لیے پانی مٹیا سر نہی، اپکو اپنے گیل  
کی ہار کی پڑی ہائی، این ایسے وقت پر تیامم کی آیات نازل  
ہوئیں:

والقاعاء، علاء، علاء، علاء، ع

"اگر ٹم بیمار ہو یا حالت-ی-سفر م، یا حاجات-ی-  
کروری س فارغ ہوئے ہو، یا عورتوں س مقربت کی ہو  
اور ٹم پانی نہی پاتے تو پاک مٹی کا قصد کارو اور اس س  
کچ موں اور ہاتھ پر پھیر لو، اللہ معاف کرنے والا بخشنے  
والا ہائی۔"

(سورة النساء: 43)

قرآن-ی-حکیم کا یہ حکم سنتے ہی جن زبانوں پر خوف-  
و-شکایات تھا وہ عیسا (رضی اللہ عنہا) کی تعریف-و-  
توصیف میں بدل گئے۔ مشہور-و-مارو'اف صحابی  
:حضرت اسائد بن ہوزائر (رضی اللہ عنہ ) فرمانے لائے  
آل-ی-ابو بکر کا امت پر یہ کوئی پہلا احسان تو نہیں، اسکے  
علاوہ بیشمار احسانات ہیں، حضرت ابو بکر صدیق تھوڑی  
ڈیر پہلے اپنی بیٹی کو ڈانٹ پیلا رہے تھے، تیامم کی آیت  
سنتے ہی مسکراتے ہوئے کہنے لائے کہ بیٹا مجھے معلوم نا  
تھا کہ وہ تم اتنی عظیم اور با-برکت ہو کے رب عرش-ی-  
عظیم کو تیری ادائیں اتنی پسند ہیں کہ تیری وجہ سے  
اسمان سے ایسا حکم نازل کر دیا گیا جو قیامت تک امت  
کے لیے باعث-ی-رحمت ہائی، بیٹا جیتی رہو خوش رہو  
شاد رہو عباد رہو، تیرے ذریعے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں  
کو کتنی آسانی اور سہولت بخش دی۔ باد عزا روانگی کے  
لیے اونٹ کو اٹھایا گیا، تو اسکے نیچے سے گھبراہٹ ہوا ہار بھی  
مل گیا۔

ہجری تک لشکر-ی-اسلام کا سر-زمین عرب کے 9  
بیشتر صوبوں (پراونس) پر قبضہ ہو چکا تھا۔ مرکز-ی-  
اسلام مدینہ منورہ میں مال-و-دولت کی فراوانی ہو چکی

تھی، قومی خزانہ بھرتا جا رہا تھا۔ ازواج-ی-متحرات میں بیشتر سرداران-ی-قبائل کی شہزادیاں شامل تھیں، جنہو نے اپنے غاروں میں ناز-و-نی'ام میں زندگی بصر کی تھی انہو نے مال-و-دولت کی ریل پائل دیکھ کر رسول-ال-اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں ی مطالبہ کر دیا کوہ ہمارے گھریلو مصارف پر نظر سانی کرتے ہوئے معقول اضافہ کیا جائے۔ آپکو دنیا طلبی کا ی انداز نا گوار گزرا، ان ڈائنو آپکو گھوڑے س گرنے کی وجہ س چوٹ بھی لگی ہوئی تھی، اپنے ازواج-ی-متحرات س ایک ماہ کنارا کشی کا ایلان کرتے ہوئے عیسا صدیقہ (رضی اللہ عنہا) کے حجرے کے اوپر بالا-خانہ میں رہائش اختیار کر لی جس س تمام غاروں میں کوہرام مچ گیا۔ 29 روز کے باد جب آپ نیچے عیسا صدیقہ (رضی اللہ عنہا) کے حجرے میں تشریف لائے تو اپنے ارشاد فرمایا: "دنیاوی مال-و-دولت چاہتی ہو یا میرے ساتھ ایسی تارہ روکھی سوکھی خ کر زندگی بصر کرنا چاہتی ہو؟ اس سلسلے میں تم اپنے مان باپ س بھی مشورہ کر لو۔" عرض کی یا رسول-ال-اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں قربان میرے مان باپ قربان، میں اس سلسلے میں بھلا اپنے مان باپ س مشورہ کیو کارون، ما ی اللہ اور رسول کو پسند کرتی ہن مجھے دنیا نہی چاہیے۔ یہ جواب سن کر رسول-ال-اللہ کا



چہرہ مبارک خوشی س خیل اٹھا۔ ازواج-ی-متحرات کی  
بینا پر رسول-ی-اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کبیدہ  
:خطیر دیکھ کر اللہ ت'علا نے ی حکم نازل کیا

## یاعاء 28 و آء اللہ

"آئے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی بیویوں س کہ ڈو اگر  
ٹم دنیاوی زندگی اور اسکے ذائب-و-زینت چاہتی ہو تو آؤ  
تمھے دنیاوی فائدے دے کر احساں انداز میں چورڈن اور  
اگر ٹم اللہ رسول اور دار-ی-آخرت چاہتی ہو تو اللہ  
تعالیٰ نے ٹم میں س نائیک عورتوں کے لیے اجر-ی-عظیم  
طیار کر رکھا ہائی"

## (سورہ احزاب: 28-29)

یہ الہی فیصلہ سنکر سیدہ عیسا (رضی اللہ عنہا) نے  
محبت اور وارفگی کا والہانہ انداز اختیار کرتے ہوئے  
دنیاوی فوائد س دستبرداری کا ایلان کر دیا اور ساتھ ہی  
معصومانہ انداز میں خدمت-ی-اقدس میں عرض گزر



ہوئی کہ میری اس دلی خواہش کی دوسری بیویوں کو پاتا نا چھلے، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جان-نصاری کا ی محبوبانہ انداز دیکھ کر مسکرائے اور فرامایا: مای دنیا میں مو'اللیم بان کر آیا ہن نا کہ جابر. سورت-ی-حال کا جائزہ لائکر ازواج-ی-متحرات نے وہی موقف اختیار کیا، جو عیسا صدیقہ (رضی اللہ عنہا) نے اختیار کیا تھا جس س تمام غاروں میں چہل پہل دوبارا لوٹ آئی، مدینے میں اضطراب-و-بیچینی کی ٹینڈ-و-تیز لہریں امن، آس'تی اور سکھوں میں بدل گائی.

سیدہ عیسا صدیقہ (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں کہ میں نے ایک روز رسول-ال-اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو گھوڑے پر بیٹھے ایک شخص س باتیں کرتے ہوئے دیکھا. آپ گھوڑے کی گردن کے بالوں پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے مین نے آپسے دریافت کیا کہ آپ آج گھوڑے پر بیٹھے ڈھیا کلبی س باتیں کر رہے تھے، اور اپنے اپنے ہاتھ گھوڑے کی گردن پر رکھے ہوئے تھے، اپنے حیران ہو کر پوچھا کیا اپنے مجھے دیکھ لیا تھا؟ عرض کی: ہان، فرمایا: وہ ڈھیا، کلبی کی سورت میں حضرت جبریل (علیہ السلام) تھے آپکو بھی اس نے سلام کہا ہائی. عیسا (رضی اللہ عنہا) نے



برجستہ و علیہی اس 'سلام وراحت' تولاہی وبراکتوہ کہتے  
ہوئے فرمایا: اللہ ت'علا مہمان-و-میزبان کو جزع-ی-خیر  
عطا کرے, کیا کہنے کتنا ہی اچھا مہمان اور کتنا آلیشان  
!میزبان ہائی

حضرت اناس (رضی اللہ عنہ) س روایت ہائی کے رسول-  
ال-اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سیدہ عیشا صدیقہ (رضی  
اللہ عنہا) کے حجرے میں نماز پڑھ رہے تھے۔ عیشا نے  
بہار ایک اجنبی شخص کو کھاڑے دیکھا۔ رسول-ال-اللہ  
(صلی اللہ علیہ وسلم) کو ات'تلہ دی, آپ بہار تشریف  
لی گئے, کیا دیکھتے ہیں کہ جبریل (علیہ السلام) کھاڑے  
ہیں, آپنے فرمایا: اندر تشریف لی آتے, انہو نے فرمایا: ہم  
ایسے غاروں میں داخل نہی ہوئے جس میں کتا یا تصاویر  
ہو, آپنے دیکھا کہ ایک پیلا کونے میں ڈبکا ہوا بیٹھا ہائی  
آپنے یوس بہار نکالا تو حضرت جبریل تشریف لائے

-

عیشا صدیقہ (رضی اللہ عنہا) علم-و-فضل کے اعتبار س  
بادے بلند مقام پر فایز تھیں, دینی مسائل دریافت کرنے کے  
لیے صحابہ کرام اور صحابیت آپسے رجوع کیا کرتے تھے



سینکڑوں صحابہ کرام نے آپسے روایات نقل کی ہائی، تمام صحابہ کرام میں سات (7) عظیم-ال-مراتب ہستیاں وہ ہیں جن س ہزاروں کی ت'داد میں اہادیت-ی-رسول، صلی اللہ علیہ وسلم منقول ہیں، جیسے کے ابو حریرہ عبد ال رحمان، س پانچ ہزار تین ساؤ چھوتر (5تھوساد 3 ہنڈرڈ اند 75) اہادیت مروی ہیں۔ عبداللہ بن عمر بن خطاب، (رضی اللہ عنہ) س ڈو ہزار چھے ساؤ تیس سیدہ عیسا (رضی اللہ عنہا) س ڈو ہزار ڈو، (2630) ساؤ داس (2210)، عبداللہ بن اباس (رضی اللہ عنہ) س ایک ہزار چھے ساؤ ساٹھ (1660)، جبیر بن عبداللہ انصاری (رضی اللہ عنہ) س ایک ہزار پانچ ساؤ چالیس اور سیدنا سعد بن مالک ابو سید خودری س (1540) ایک ہزار پانچ ساؤ چالیس (1540) اہادیت مروی ہیں۔ ان سات یو'اول-ال-عظم علم-و-فضل میں ممتاز ہستیوں کا تذکرہ درج ذیل اش'آر میں کیسے عمدہ انداز میں کیا گیا ہائی۔



ایک ہزار سے زیادہ اخبارات میں سے سات کا حوالہ دیا گیا ہے۔

منتخب شخص کے بارے میں حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نقصان دہ ہے۔

ابوہریرہ، سعد، جابر، انس  
صدیقہ وابن عباس، کذا ابن عمر

سات صحابہ کرام جنہو نے مو'زار قبیلے کے منتخب" پسندیدہ محبوب پیغمبر س ایک ہزار س زاید ہادیت نقل کی وہ ہیں، ابو حریرہ، سعد، جابر، انس، عیسا عبداللہ بن اباس، اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم.

امام ذہابی (رحمہ اللہ) لکھتے ہیں کہ عیسا (رضی اللہ عنہا) پوری امت کی عورتوں س زیادہ عالم فاضل اور فقیہ تھیں۔ انکا ی تبصرہ حقیقت پر مبنی ہائی، کیونکہ عیسا (رضی اللہ عنہا) نے صدیق-ی-اکبر کے غر پروارش پائی، نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے غر ازدواجی زندگی بصر کی، علم-ی-نبوت س بارہ-ی-راست فیضیاب



ہوئیں، قرآنی آیت کے اسباب-ی-نوزول کی 'اینی شاید تھیں۔ انکا حجرہ وہی الہی کے نوزول کا ماہوار-و-مرکز رہا پھر انہی بھلا افقہ-0-نیسا-ال-عماہ کا اعزاز کیون حاصل نا ہوتا۔

خلافت-ی-رشیدہ کے دور میں عیشا صدیقہ کا فتویٰ رائج رہا۔ مشہور تابع'ی امام مسروق (رحمہ اللہ) س کیسی نے پوچھا کیا سیدہ عیشا وراثت کا علم بھی جانتی تھیں، تو فرمایا مجھے قسم ہائی اس ذات کی جسکے قبضے میں میری جان ہائی، کبیر صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کو عیشا صدیق (رضی اللہ عنہا) س وراثت کے مسائل پوچھتے مین نے بچشم-ی-خود دیکھا۔ حضرت ارواح بن زبیر (رضی اللہ عنہ) اپنی خلع حضرت عیشا کے پاس اکثر-و-بیشتر اوقات دینی مسائل دریافت کرنے آیا کرتے تھے اس بینا پر دوسرے صحابہ کرام ان پر رشک کیا کرتے تھے، کیونکہ ان سب کے نزدیک حضرت عیشا صدیقہ (رضی اللہ عنہا) تمام صحابہ س بدھ کر عالم-و-فاضل تھیں اور حضرت ارواح بن زبیر بھانجا ہونے کے صباب بلا روک ٹوک انکے پاس مسائل لی جا کر دریافت کر سکتے تھے۔ یہ عیشا صدیقہ (رضی اللہ عنہا) کی بہن اسما بنت



ابو بکر کا بیٹا تھا، اور عبداللہ بن زبیر (رضی اللہ عنہ) کا حقیقی بھائی تھا۔

---

علم-و-فضل، باطنی خوبیوں اور اوسا'ف-ی-حمیدہ کی وجہ سے رسول-ی-اکرم کو سیدہ عیسا کے ساتھ بیپانہ محبت تھی۔ ایک دفع عیسا صدیقہ کے سر میں درد تھا رسول-ال-اللہ خود بھی بیمار تھے، اپنے مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا: اگر تم میری زندگی میں اللہ کو پیاری ہوئی تو میں تمہے اپنے ہاتھ سے غسل ڈونگا اور اپنے ہاتھوں سے تیری تجہیز-و-تکفین کارونگا، اور تیرے لیے دعا کارونگا۔ عیسا نے بھی مسکراتے ہوئے ازراء-ی-تفنون جواب دیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یوں معلوم ہوتا ہائی کہ آپ میری موط کا جشن مناتے۔ اگر ایسا ہو جائے تو مجھے امید ہائی کہ آپ ایسی حجرے میں نئی بیوی لا کر عباد کریں گے۔ رسول-ال-اللہ ی باط سن کر بے-ساکھتا تبسم فرمانے لائے، ایسی بیماری میں رسول-ال-اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کو پیارے ہوئے۔

---

عیشا (رضی اللہ عنہا) بیان فرماتی ہیں کہ سرور-ی-علم  
(صلی اللہ علیہ وسلم) میرے غر میں میری باری کے دین  
میرے گود میں اللہ کو پیارے ہوئے۔ زندگی کے آخری  
لمحات میں میرا اور آپکا لواب-ی-داہن اللہ رب-ال-عزت  
نے یوں ملایا کہ آپ میری گود میں سیر رکھے ہوئے تے  
میرا بھائی عبد ال رحمان اندر آیا اسکے ہاتھ میں مسواک  
تھی آپ میسواک کی طرف شوق بھری نظروں سے  
دیکھنے لگے، میں پہچان گئی کہ آپ مسواک کرنا چاہتے  
ہیں، میں نے عرض کی میسواک پیش کارون تو اپنے سیر  
سے اشارا کیا ہاں! میں نے بھائی جان سے مسواک لائکر آپکے  
ہاتھ میں تھما دی، میسواک قدر ساخت تھی، میں نے  
عرض کیا کیا میں ایسے نرم کر ڈن اپنے اشارا کیا ہاں، میں  
نے اپنے ڈانٹن سے چبا کر یوس نرم کیا، اور آپکی خدمت  
میں پیش کیا۔ آپ یوس اپنے ڈانٹن پر مالنے لگے، اس تارہ  
میرا لواب-ی-داہن آپ کے لواب-ی-داہن سے مل گیا، میں  
یوس بہوت بدی نعمت سمجھتی ہوں، بالاصحابہ میرے  
لیے بہوت بدی سا'عادت تھی۔ آپکے سامنے پانی بھرا ہوا  
ایک برتن پڑا تھا، جس میں آپ بار بار ہاتھ بھگو کر اپنے  
چہرے پر مالٹے، اور اپنی زبان سے الفاظ ادا کرتے: اللہ  
کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں بلاشبہ موط کی  
مدھوشیاں اللہ کی پناہ، پھر اپنے ہاتھ کے ساتھ اوپر اشارا

کرتے ہوئے "فی الرفیق الاعلیٰ" کہا اور جان قفس-ی-انصاری س پرواز ہو گائی۔

عیشا صدیقہ (رضی اللہ عنہا) نے خواب میں دیکھا کہ تین چاند انکے حجرے میں اتر آئے، جب رسول-ال-اللہ کا صانع-ی-ارتحال پیش آیا اور آپ عیشا کے حجرے میں دفن ہوئے، تو حضرت صدیق-ی-اکبر نے ارشاد فرمایا: عیشا تیرے خواب کی یہ تعبیر ہائی آج پہلا چاند تیرے حجرے میں جلوا گار ہوا، باد عزا صدیق-ی-اکبر اور فاروق-ی-عظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس حجرے میں دفن ہوئے تو خواب کی تعبیر مکمل ہوئی۔

سیر-و-عالم-ال-نبالا میں امام ذہابی (رحمہ اللہ) نے ایک روایت نقل کی ہائی جس میں رسول-ال-اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: نبی کی روح اسکی پسندیدہ جگہ میں قبض کی جاتی ہائی۔ اس س سببیت ہوا کی رسول-ی-اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) کو سیدہ عیشا (رضی اللہ عنہا) کا حجرہ سب سے زیادہ پسند تھا۔

---

عم-ال-مو'مینین سیدہ عیشا (رضی اللہ عنہا) نے 17 رمضان ال-مبارک باروز منگل 58 ہجری کو چھیا سٹھ



سال (66) کی عمر میں دا'آئی-ی-اجل کو لبیک کہتے ہوئے  
جنت-ال-فرداس کی راہ لی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون آپکو  
جنت-ال-بقی میں دفن کیا گیا۔ ابو حریرہ (رضی اللہ عنہ )  
نے نماز-ی-جنازا پڑھائی، دفن کرنے سے پہلے عبداللہ بن  
محمد بن عبد ال رحمان بن ابی بکر صدیق (رضی اللہ  
عنہ ) قبر میں اترے اور اپنے ہاتھوں سے عم-ال-مو'مینین  
کو لہڑ میں اتارا۔

"اللہ انسے راضی اور وہ اپنے اللہ سے راضی"